سلامی جس کے در کا ہر ولی ہے　　علی ہے ہاں علی ہے ہاں علی ہے

امام احمد رضا خان قادری

اَلرَّائِحَةُ العَنبَرِيَّةُ مِنَ المِجمَرَةِ الحَيدَرِيَّةِ ۱۳۰۰ھ

حیدری دھونی سے (پھوٹ کر مشام ایماں معطر کرنے والی) عنبری خوشبو

تزکِ مرتضوی

۱۸۸۳ء

تالیفِ لطیف

برادرِ اعلیٰ حضرت

مولانا حسن رضا خان قادری برکاتی بوالحسینی بریلوی

ترتیب وتدوین

محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاس یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

دار الکتاب لاہور

(اہلِ سنّت)

الحمدللہ! یہ رسالہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے فضائل عالیہ پر مشتمل ہے، نیز اِس میں حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تفضیل پر بھی اِختصار اعام فہم دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے، اِس رسالے کا باعتبار ہجری وعیسوی تاریخی نام ہے:

الرّائحةُ العنبریّةُ من المجمرةِ الحیدریّةِ ١٣٠٠ھ

حیدری دھونی سے (پھوٹ کر مشامِ ایماں معطر کرنے والی) عنبری خوشبو

تُزکِ مرتضوی ١٨٨٣ء

تالیفِ لطیف

علامہ حسن رضا خان قادری برکاتی بوالحسینی بریلوی

تسہیل وتخریج

محمد افروز قادری چریاکوٹی
دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

دارالکتاب لاہور

Marfat.com

تفصیلات

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب	:	الرَّائِحَةُ العَنبَرِیَّة مِنَ المِجمَرَةِ الحَیدَرِیَّة ۱۳۰۰ھ - تزک مرتضوی (۱۸۸۳ء)
موضوع	:	اِصلاحِ فکر و اِعتقاد
تالیف	:	برادر اعلیٰ حضرت اُستاذ زمن علامہ حسن رضا خان حسؔن قادری برکاتی بوالحسینی بریلوی - علیہ رحمۃ اللہ الولی -
تسہیل وتخریج	:	ابو رفقہ محمد افروز قادری چریا کوٹی - دامت برکاتہم العالیہ خلیفہ حضور تاج الشریعہ پروفیسر: دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ
کاوش وتحریک	:	محمد ثاقب رضا قادری ضیائی عطاری
صفحات	:	اَڑتالیس (۴۸)
اشاعت	:	۲۰۱۱ء - ۱۴۳۲ھ
قیمت	:	/روپے
ناشر	:	دارالکتاب، لاہور

darulkitab11@gmail.com

تقسیم کار	:	مکتبہ اعلیٰ حضرت، دربار مارکیٹ، لاہور

Marfat.com

فہرست

4	تعارف کتاب
6	اَحوال مصنف
7	تمہید کتاب
16	تدلی جبروت الٰہی
15	تجلی جلالِ مصطفوی
17	صولتِ فاروقی
21	طرۂ اَسد اللٰہی
22	طنطنۂ خیبر کشائی
27	غرش کوسِ حیدری
27	کدھر ہے شرم تفضیل کی غیرت!
29	پرتوِ شانِ شبری
30	بوسۂ پائے قنبری
32	نقل تبصرۂ سابعہ
47	شانِ مولا علی رضی اللہ عنہ
47	رباعی در منقبت علی

Marfat.com

تعارف کتاب

الرَّائِحَۃُ الْعَنْبَرِیَّۃ مِنَ الْمِجْمَرَۃِ الْحَیْدَرِیَّۃ ۱۳۰۰ھ معروف بہ تزک مرتضوی ۱۸۸۳ء حضور سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان-علیہ رحمۃ المنان- کے چھوٹے بھائی شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا حسن قادری برکاتی -علیہ الرحمہ- کی تصنیف لطیف ہے، جس کا موضوع اَصلاً فضائل مولاے کائنات شیر خدا حضرت علی المرتضی -کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم- کا بیان ہے، اور ساتھ ہی ساتھ اِجمالی طور پر فرقۂ تفضیلیہ کو دعوتِ فکر بھی دی گئی ہے۔

سن تالیف سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کے اَیام شباب میں مسئلہ تفضیل بھی پورے جوبن پر تھا۔آپ کے برادر اکبر امام احمد رضا خان-علیہ رحمۃ الرحمٰن-تو اس کی بیخ کنی میں مصروف عمل تھے ہی، فقط چوبیس برس کی عمر میں آپ نے بھی یہ رسالہ لکھ کر فرقۂ تفضیلیہ کے بخیے اُدھیڑ دیے۔

اس کتاب کی اِشاعت اوّل میرٹھ سے ہوئی، طباعتِ ثانی کے بارے تاہنوز کوئی معلومات دستیاب نہ ہو سکی۔ علامہ منور عتیق رضوی نے اپنے رسالہ-مسئلہ افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مسلک اعلی حضرت- کے اخیر میں فرقۂ تفضیلیہ کے رد میں سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا -علیہ الرحمہ- کی تصانیف کی فہرست مرتب کی ہے، اور اس رسالہ کو اعلیٰ حضرت کی تصانیف میں شمار کیا ہے جو کہ کسی طور بھی درست نہیں۔اسی طرح ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری-علیہ الرحمہ- نے بھی حیات اعلی حضرت میں اِس رسالہ کو تصانیف اعلی حضرت میں شمار کیا ہے، شاید اس اشتباہ کی وجہ یہ ہے کہ اس رسالہ کے آخر میں اعلی حضرت کا وقیع تبصرہ شامل ہے،

Marfat.com

کچھ طباعتِ نو کی بابت

'تزک مرتضوی' کے لیے راقم الحروف کی درخواست کو نہایت خندہ دلی سے قبول کرتے ہوئے صاحبِ تصانیفِ کثیرہ محترمی و مکرمی حضرت علامہ مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی -دامت برکاتہم العالیہ- خلیفہ حضور تاج الشریعہ -و- پروفیسر دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، جنوبی افریقہ نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ تخریج و تحقیق اور تسہیل و تحشیہ کا بڑا خوبصورت اہتمام فرمایا؛ جس کے لیے میں حضرتِ گرامی کا بے حد مشکور ہوں۔ علامہ محترم اس سے قبل 'انوارِ ساطعہ در بیان مولود و فاتحہ' از: علامہ عبدالسمیع رامپوری -رحمۃ اللہ علیہ- کی تخریج و تسہیل بھی کر چکے ہیں۔ پاکستان میں اس کی طباعت کی ذمہ داری اِدارہ دار الفیض گنج بخش، دربار مارکیٹ لاہور نے لی ہے۔ اس کے علاوہ موصوف مختلف علمی و فکری موضوعات پر گراں قدر تصانیف رقم کر چکے ہیں، ہم اُن کے لیے دعا گو ہیں ع: اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

آیات و احادیث کی تخریج، عربی و فارسی عبارات و اَشعار کے شگفتہ ترجمہ کے علاوہ بعض مقامات پر محترم علامہ افروز قادری چریاکوٹی -دامت برکاتہم العالیہ- نے کچھ ضروری حواشی کا اضافہ بھی کیا ہے، جس کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ 'تزک مرتضوی' کا دستیاب نسخہ بعض مقامات سے کرم خوردہ تھا، جس کی وجہ سے کچھ مقامات پر عبارت سمجھ میں نہ آسکی؛ لہٰذا وہاں اِس جملہ کے ساتھ کہ (یہاں بیاض ہے) نشاندہی کر دی گئی ہے۔

'تزک مرتضوی' کے آخر میں سیدی اعلیٰ حضرت کی کتاب 'مطلع القمرین' سے تبصرۂ سابعہ کا کچھ حصہ نقل تھا۔ راقم الحروف نے اس کی افادیت کے پیش نظر 'مطلع القمرین' کے قلمی مسودہ اور مطبوعہ مکتبہ بہارِ شریعت سے مکمل تبصرۂ سابعہ شامل کتاب کر دیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کتاب کو اُمت کے لیے نافع اور ہم سب کے لیے ذریعہ نجات بنائے، نیز اس کے ذریعہ سے اتفاق و اِتحاد کی فضا قائم ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

Marfat.com

❁ اَحوال مصنف ❁

شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا حسن بریلوی قادری مارہروی -رحمۃ اللہ علیہ- ۴ر ربیع الاوّل ۱۲۷۶ھ، مطابق یکم اکتوبر ۱۸۵۹ء کو مادرِ گیتی پر جلوہ گر ہوئے۔ آپ کے آباؤ اَجداد دہلی کے رہنے والے تھے۔ جدامجد محمد سعادت علی خان صاحب کی حیات تک آپ کا خاندان دہلی میں ہی رہا؛ مگر اُن کے وصال کے بعد مستقل بریلی میں سکونت اختیار کرلی۔ آپ کا خاندان علم وفضل میں معروف تھا۔ نسل در نسل فتوی نویسی کا سلسلہ آپ کے خاندان میں جاری ہوا، اور -الحمد للہ- اس وقت تک جاری ہے، اور یقیناً بریلی اہل سنت کا مرکز ہے۔

آپ کے والد ماجد مولانا نقی علی خان -علیہ رحمۃ الحنان- کی ذات ستودہ صفات عوام تو عوام علما کا بھی مرجع تھی۔ اور دور دراز سے لوگ مسائل شرعیہ میں اُن سے رجوع کرتے۔ یوں آپ نے ایک علمی گھرانے میں آنکھ کھولی اور علم وفضل میں یکتاے روزگار ہستیوں کی آغوش میں پرورش پائی۔ نثر نگاری ہو یا شعر وسخن، ہر میدان میں آپ کا خاندان ایک امتیازی حیثیت کا حامل تھا۔

اِبتدائی تعلیم اپنے والد ماجد اور برادر اکبر سیدی اعلی حضرت -علیہما الرحمہ- سے حاصل کی۔ نعت گوئی کی تعلیم بھی اپنے برادر اکبر سے پائی، اور کلام مجاز میں بلبل ہندوستان حضرت داغ دہلوی -رحمۃ اللہ علیہ- سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ داغ دہلوی کے قیام رامپور کے دوران آپ اُن کے پاس حاضر ہوا کرتے۔ داغ دہلوی کو آپ سے خاص اُنس تھا اور اکثر پیارے شاگرد کہہ کر خطاب کیا کرتے۔ اس کا اظہار مولانا حسن رضا خود اپنے ایک شعر میں یوں کرتے ہیں:

پیارے شاگرد تھا لقب اپنا　　　کس سے اس پیار کا مزا کہیے

Marfat.com

کلام مجاز میں آپ کا دیوان 'ثمر فصاحت' آپ کی غیر معمولی ذہانت وذکاوت، مزاج کی شوخی وشگفتگی اور زندہ دلی کا بین ثبوت ہے۔ ثمر فصاحت کا تاریخی مادہ ہائے نام تو ۱۳۱۹ھ ہے؛ مگر اس کی طباعت اولی ۱۳۲۷ھ میں ہوئی۔ رنگ مجازی میں آپ نے فارسی میں بھی کلام فرمایا، جس کا نام 'قند پارسی' ہے۔ نہایت مختصر ہونے کی وجہ سے اس کو ثمر فصاحت کے ساتھ ہی ملحق کر دیا گیا ہے۔

۱۳۲۵ھ میں مع عیال حج سے شرف یابی کے بعد آپ نے کلام مجاز ترک کر دیا، اور محض نعت اور منقبت کو اپنا مشغلہ بنالیا؛ چنانچہ نعت میں ایک مکمل دیوان ترتیب دیا جس کا نام 'ذوق نعت' رکھا۔ ذوق نعت کی طباعت اولی پر خود سیدی اعلی حضرت -علیہ الرحمہ- نے قطعات تاریخ طباعت تحریر فرمائے۔

نعت گوئی کے قواعد وضوابط آپ نے اپنے برادر اکبر سیدی اعلی حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان -علیہ رحمۃ الرحمٰن- سے سیکھے؛ جس کا اظہار آپ نے ایک مرتبہ یوں فرمایا:

> مولانا کافی اور حسن میاں مرحوم کا کلام اوّل سے آخر تک شریعت کے دائرہ میں ہے۔ اِن کو (یعنی مولانا حسن کو) میں نے نعت گوئی کے اُصول بتادیے تھے، ان کی طبیعت میں ان کا ایسا رنگ رچا کہ ہمیشہ کلام اسی معیار اعتدال پر صادر ہوتا، جہاں شبہہ ہوتا مجھ سے دریافت کر لیے۔ ہندی نعت گویوں میں ان دو کا کلام ایسا ہے، باقی دیکھا گیا ہے کہ اکثر قدم ڈگمگا جاتا ہے۔(۱)

آپ کی تحریر کردہ نعتیں زباں زد خاص وعام ہیں۔ ایک فصیح البیان شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بلند پایہ نثر نگار بھی تھے، جس کا بین ثبوت آپ کی تصانیف ہیں، جن میں تزک مرتضوی، دین حسن، آئینۂ قیامت، بے موقع فریاد کا مہذب جواب، نگارستانِ لطافت درذکر میلاد شریف وغیرہ شامل ہیں۔

❊❊❊

(۱) الملفوظ: حصہ دوم، ص ۴۳-۴۴ مطبوعہ کراچی۔

Marfat.com

۲۲ / رمضان ۱۳۲۶ھ ۱۹۰۸ء کو بعمر ۵۰ سال، ۶ ماہ میں بعارضۂ تپ اِس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ آپ کی وفات پر مختلف مشاہیر نے قطعات تاریخ وصال ہجری و عیسوی رقم کیے، جس میں سے چند ہدیۂ قارئین کیے جاتے ہیں :

تلمیذ حضرت داغ دہلوی مرحوم جناب علی احسن میاں صاحب معروف بہ شاہ میاں سجادہ نشین سرکار خورد مارہرہ شریف :

یا غافر الذنوب بود رحمت براد ☆ بہر چہار یار دہم از بہر پنجتن
بعد از دعاے مغفرت احسن بسال نقل ☆ گو زینت بہشت بود حاجی حسن ۱۳۲۶ھ

تلمیذ حضرت مولانا حکیم نظامی جناب محمد انور مدرس مدرسۂ ہاشمیہ بمبئی :

کر گئی پرواز روحِ بلبل باغ سخن ☆ اُڑ گیا رنگ چمن، حسن سخن جاتا رہا
عیسوی سن میں کہی انور نے تاریخ وفات ☆ مل کے ہمراہ حسن حُسن سخن جاتا رہا ۱۹۰۸ء

تلمیذ حضرت مولانا حسن رضا جناب برجموہن کشور فیروز بریلوی :

سیر دُنیا سے جب ہو گئے سیر ☆ گئے اُستاد سوے دار بقا
نیّرِ چرخِ نظم تھے اُستاد ☆ ان سے تھی ملکِ شاعری میں ضیا
کیا ہی تھا ان کا پاک و صاف کلام ☆ روز مرہ تھا کس قدر اچھا
جو لکھی نثر بے نظیر لکھی ☆ جو کہا شعر لاجواب کہا
نعت لکھنے میں تھے اگر کامل ☆ تو مجازی میں آپ تھے یکتا
تھی توجہ تلامذہ پر خاص ☆ تھیں عنایات باپ سے بھی سوا
ہوئی یک لخت فرقتِ اُستاد ☆ فلک پیر نے یہ رنج دیا
اب نہیں کوئی قدر دانِ سخن ☆ اَب نہیں لطف شاعری اصلاً
سال رحلت بآہ لکھ فیروز ☆ آج افسوس کی حسن نے قضا

(۶ + ۱۳۲۰ ...... ۱۳۲۶ھ)

(از قلم : محمد ثاقب رضا قادری ضیائی عطاری (ایم، اے))

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْکَوْنِ وَ الْبَشَرِ
حَمْدًا یَدُوْمُ دَوَامًا غَیْرَ مُنْحَصِرِ

وَاَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ الزَّاکِیَاتِ عَلٰی
خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ مُنْجِی النَّاسِ مِنْ سَقَرِ (۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا یَرْضَاہُ، وَالصَّلَاۃُ عَلَی الْحَبِیْبِ وَ اٰلِ الْحَبِیْبِ وَ صَحْبِ الْحَبِیْبِ اُولِی الْفَضْلِ وَ الْجَاہِ، مَا دَامَ لِلسَّمَاءِ رَجْعٌ وَلِلْاَرْضِ صَدْعٌ وَلِلْبَرِّ رَبْعٌ وَلِلْبَحْرِ مِیَاہٌ. اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

اَما بعد! فقیر حقیر سراپا تقصیر محمد حسن رضا حسنی قادری برکاتی الحسینی بریلوی -غَفَرَ اللّٰہُ الْقَوِیُّ ذَنْبَہُ الْخَفِیَّ وَ الْجَلِیَّ- اپنے ربِّ قدیر جل جلالہ کی اِعانت اوراُس کے حبیبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی عنایت پر توکل کر کے ناظرانِ حق بیں اور برادرانِ دیں کی خدمت میں محض ہمدردی وخیر خواہی سلسلہ جُنباںِ خبرت دہ آگاہی کہ اِس زمانۂ شور وفتن اور شرومحن میں مسئلہ تفضیل بھی اِک عجب مخمصہ خیز اور تعجب انگیز مسئلہ ہوتا جا رہا ہے۔ راہ قدیم اور صراط مستقیم اہل سنت -نصرھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ-

(۱) ترجمہ: ہر قسم کی تعریف وتوصیف اللہ رب العزت کے لیے زیبا ہے جو کل کائنات اور بنی نوع انساں کا پروردگار ہے۔ ایسی تعریف جو بلا اِنقطاع وحصر تسلسل ودوام کے ساتھ ہوتی رہے۔
اور افضل وپاکیزہ درودوں کے گجرے نچھاور ہیں سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں جو لوگوں کو آتش دوزخ سے نجات دلانے والے ہیں۔

Marfat.com

سے بہک کر' ہر جاہل عامی پختہ کار خامی کا مسلک جدا ہے۔

حضرات تفضیلیہ کا تو ذکر ہی کیا ہے، وہ تو اپنے ذہن میں جو فرمائیں، اُن کو سزا ہے؛ مگر بعض صاحبوں نے تفریط کی ضد میں اِفراط کی ٹھہرائی، اور حضرات شیخین کی تفضیل ہر اِعتبار سے بتائی۔ اہل سنت کو تو اِفراط و تفریط اور خبط وتخلیط سب کا اُٹھانا؛ لہٰذا فقیر نے بعض خصائص جلیّہ وفضائل علیّہ حضرت والا سیّد و مولیٰ شیر خدا بازوے مصطفیٰ علی مرتضیٰ - کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجهَهُ الْاَسْنٰی - کا نہ جاننے والوں کو بتانا، بھولے ہوؤں کو یاد دلانا اَنسب واَولیٰ جانا کہ اِس میں علاوہ اور فائدوں کے رحمت اِلٰہی کا نزول کیسا ہے!۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی: 'علی کا ذکر عبادت خدا ہے'۔(۱)

اور وارد ہوا: 'اچھوں کی یاد کفارۂ ذنوب ہے'۔(۲)

اور فرمایا: ایک شخص کا ہدایت پانا ہفت اِقلیم ملنے سے خوب ہے۔(۳)

کیا عجب کہ اِن چند سطور سے بھی کوئی بندۂ خدا راہ پا جائے۔ اور دفع اَوہام و رفع اِیہام، اور تذکیر خواص وتفہیم عوام کا اَجرِ تام فقیر کے نام لکھا جائے۔

ع: گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

---

(۱) ذِكْرُ عَلِيٍ عبَادَةٌ ۔ کنز العمال: ۱۱/۶۰۱ حدیث: ۳۲۸۹۴...... جامع الاحادیث، سیوطی: ۱۳/۴۰ حدیث: ۱۲۵۰۴...... جمع الجوامع، سیوطی: ۱/۱۲۶۴۲ حدیث: ۱۲۶۸۶۔

(۲) ..... ذكر الصالحين كفارة الذنوب .... کنز العمال: ۱۵/۹۱۸ حدیث: ۴۳۵۸۴...... جامع الاحادیث: ۱۳/۴۰ حدیث: ۱۲۵۰۳...... جمع الجوامع، سیوطی: ۱/۱۲۶۴۱ حدیث: ۱۲۶۸۵۔

(۳) ترجمے کے مطابق کوئی حدیث تو نہ ملی؛ تاہم اس تعلق سے ایک مشہور متفق علیہ حدیث یہ ہے: واللّٰهِ لأن يُهدَى بِكَ رجلٌ واحِد خيرٌ لك مِن حُمْرِ النَّعِم ۔ یعنی قسم بخدا! تمہاری ذات سے کسی ایک شخص کا ہدایت پا جانا تمہارے لیے سرخ اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ -چڑیاکوٹی-

Marfat.com

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ٥ (سورۂ حج:۲۲/۷۰)

بے شک یہ اللہ کو آسان ہے۔

اِس لیے قبل اَز مقصود چند حرف معدود، بطورِ تمہید بطرزِ جدید اصل مسئلہ کے متعلق فہمِ عام کے لائق لکھ دیے کہ شاید اِتنا ہی کسی کے کام آ جائے۔

درخانہ اگر کس ست ☆ یک حرف بس است (☆)

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ وَ اِلَيْهِ التَّوْفِيْقُ وَ بِهِ الْوُصُوْلُ اِلٰى ذُرَى التَّحْقِيْقِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ٥

بِكَ الْعِيَاذُ اِلٰهِىْ اَنْ اَشَا حَكَمًا
سِوَاكَ يَارَبَّنَا يَا مُنْزِلَ النُّذُرِ (۱)

علیٔ اَعلیٰ، ولی والا، مالک و مولیٰ، بلند و بالا، سب خوبیوں والا، سب سے نرالا، ذوالاسماء الحسنیٰ والصفات الاسنیٰ اللہ جل وعلا وتبارک وتعالیٰ قرآنِ عظیم وفرقانِ حکیم میں اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ٥ (سورۂ حجرات:۴۹/۱۳)

بے شک تم سب میں بزرگ تر اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہارا اَتقیٰ ہے۔
یعنی سب میں بڑا پرہیزگار۔

(☆) یعنی اگر مجلس میں کوئی حرف شناس موجود ہو؛ تو اس کے لیے ایک اِشارہ ہی کافی ہے۔

(۱) ترجمہ: اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ تیرے سوا کسی اور کو (اپنے معاملات ومہمات میں) حکم وفیصل بناؤں۔ اے مالک ومولا! وہ تو ہی تو ہے جو نذریں پوری فرماتا ہے، (اور بندوں کی آرزوئیں بر لاتا ہے)۔

Marfat.com

یہاں تو اَتقٰی کو سب پر تفضیل اور عند اللہ زیادت کرامت میں ترجیح دی جارہی ہے اور دوسری[1] جگہ فرماتا ہے :

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤی اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی وَ لَسَوْفَ یَرْضٰی ٥

(سورۃ اللیل: ۹۲/۱۷تا۲۱)

اور نزدیک ہے کہ جہنم سے بچایا جائے گا وہ سب میں بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے ستھرا ہونے کو اور اُس پر کسی کا ایسا اِحسان نہیں جس کا بدلا دیا جائے سوا اپنے برتر پروردگار کی رضا چاہنے کے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔

(۱) یہاں بعض حضرات اِرشاد فرمانے لگتے ہیں کہ آیت میں اتقی سے تقی مراد ہے۔ اِس خدشے کا تفصیلی جواب تصانیفِ جلیلۂ حضرت مولانا المعظم حامی السنن ماحی الفتن جناب مولوی احمد رضا خاں مدظلہم العالی کا حصۂ خاصہ ہے، خصوصاً رسالہ 'الزلال الاتقی' کہ خاص اِسی آیت کی تفسیر میں نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ تالیف فرمایا جس میں دلائل و براہین سے روز روشن کی طرح واضح کیا گیا کہ نہ یہ قول' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول اور نہ ہی صحابہ و تابعین سے؛ ورنہ یہ خبر کہ 'ابوبکر کو میری ساری اُمت سے تولا، تو ابوبکر کا پلہ غالب رہا' سراپا غلط ہو جائے۔ ...... (یہاں بیاض ہے) ...... اور نہ قرآن کو بلاوجہ ظاہر سے پھیرنا روا، نہ برتقدیرِ تسلیم اِس تاویل سے ہمارے اِستدلال میں کچھ سقم آیا۔ غرض اِن مباحثِ دقیقہ کی تفصیل تو اُسی رسالہ میں ہے، بالفعل ذرا ''تفسیر عزیزی'' ملاحظہ ہو جائے، فرماتے ہیں :

'فرقۂ تفضیلیہ گویند: مراد اَز اتقی دریں آیت تقی ست، زیرا کہ ابوبکر صدیق در تقوی کم تر از جناب پیغمبر بودند'۔ اہل سنت جواب می گویند کہ اتقی را بہ معنی تقی گرفتن خلاف لغتِ عربی است۔ پس حمل کلام اِلٰہی کہ قرآن عربی ست براں درست نہ باشد و ضرور بتے کہ دریں حمل بیان کردہ اند مندفع ست بہ آں کہ کلام دریں جا برناس ست نہ در پیغمبران الخ'' اھ ملخصاً۔ والتفصیل فیہ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲۔ عبدہ حسن عفی عنہ

(ترجمہ : فرقہ تفضیلیہ کا کہنا ہے کہ اس آیت میں اتقی سے مراد تقی ہے؛ کیوں کہ ابوبکر صدیق تقویٰ میں پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کمتر ہیں۔
اہلسنت اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ 'اتقی' کو تقی کے معنی میں لینا عربی لغت کے خلاف ہے؛ تو کلامِ الٰہی کو۔ جو کہ عربی زبان میں ہے۔ اس پر محمول کرنا کب درست ہو سکتا ہے!۔ لہٰذا اس اِشکال کو ختم کرنے کی بس یہی صورت ہے کہ یوں کہا جائے: یہاں خطاب لوگوں سے ہے نہ کہ پیغمبروں سے۔)

Marfat.com

اَئمہ دین فرماتے ہیں :

آیہ کریمہ میں بالاجماع اَتقٰی سے جناب سیّدنا اِمام المتقین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہیں اور یہ معنی اَحادیثِ کثیرہ سے بھی ثابت ہے؛ حتی کہ طبرسی نے اپنے رفض کے باوجود 'تفسیر مجمع البیان' میں اِسی کو مقبول رکھا اور اِنکار کا یارا اور اِقرار سے چارا نہ پایا۔

اب یہاں تو یہ فرمایا کہ صدیق اَتقٰی ہیں اور پہلی آیت[1] میں یہ اِرشاد ہو چکا

(۱) جب بعض حضرات مدعیانِ علم وذکا کی رگِ منطقیت جوش میں آتی ہے، تو فرماتے ہیں :
آیۂ کریمہ اولیٰ میں اکرم موضوع ہے اور اتقی محمول، تو اِنتظام شکل 'غیر معقول'، اور عکس کیجیے تو کلیت کرے نامقبول؛ حالاں کہ شانِ نزول کا لحاظ، طرقِ تخاطب کا اِعتبار روشِ کلام کا اِقتضا ہے۔
حضور اقدس! تفاسیر واَخبار اِس فلسفیانہ (سوچ کی) بیخ کنی کر رہے ہیں۔
مولانا رضا مد ظلہ الاعلیٰ نے رسالہ مذکورہ میں بہ براہین قاطعہ ثابت فرمادیا ہے کہ درحقیقت یہاں اتقی موضوع ہے اور اکرم محمول اور نہ بھی مانو، تو صحتِ عکس میں کلام کرنا باطل ومخذول اور نہ بھی مانو تو یوں ہی ان آیات سے ...... (اس جگہ بیاض ہے) ...... اکابر محققین علما وفقہا ان آیات سے تفضیل صدیق پر اِستدلال کرتے آئے، کچھ تو سمجھتے ہوں گے یا اُن سب کی نظر سے آپ کی نظر وسیع اور سب کے پایہ سے آپ کا پایہ رفیع! خیر 'سر دست کی صفر شکنی کو 'تفسیر کبیر' ملاحظہ ہو، فرماتے ہیں: 'فان قیل :الآیة دلت علی أن کل من کان اکرم کان اتقی ، و ذلك لا یقتضی ان کل من کان اتقی کان اکرم . قلنا وصف کون الانسان اتقی معلوم مشاهد، ووصف کونه أفضل غیر معلوم ولا مشاهد، و الإخبار عن المعلوم بغیر المعلوم هو الطریق الحسن، اما عکسه فغیر مفید، فتقدیر الآیة کانه وقعت الشبهة فی ان الاکرم عند اللّٰه من هو؟ فقیل: هو الأتقی، و اذا کان کذلك کان التقدیر اتقاکم اکرمکم عند اللّٰه ۔'انتهٰی ۔و اللّٰه تعالی اعلم ۔۱۲عبدہ حسن غفرلہ
یعنی اگر یہ اِعتراض کیا جائے کہ مذکورہ آیت سے تو یہ سمجھ میں آرہا ہے کہ ہر اکرم 'اتقی ہے؛ لیکن اِس سے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہر اتقی اَکرم بھی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جہاں تک رہی بات کسی آدمی کے اَتقی سے متصف ہونے کی تو یہ بدیہی اور مشاہدے کی بات ہے؛ لیکن افضلیت سے متصف ہونے کا معاملہ غیر معلوم وغیر مشاہد ہے۔ اور (استدلال کا) بہترین طریقہ یہ مانا گیا ہے کہ ایک معلوم چیز کی خبر غیر معلوم چیز سے دی جائے؛ کیوں کہ اگر اس کے برعکس کیا گیا تو وہ خبر بے فائدہ ہوگی۔ تو اب اس قاعدے کی روشنی میں آیت پاک کو دیکھئے، اور یوں سمجھئے کہ گویا اس بات میں شبہہ ہو گیا کہ اللہ کے نزدیک 'اکرم' کون ہے؟، تو اسی کا جواب دیتے ہوئے کہا گیا کہ وہ 'اتقی' ہے۔ لہٰذا اب آیت کی تقدیر یہ ہوگی کہ تمہارا اَتقی ہی اللہ کے نزدیک اکرم ہے۔

Marfat.com

کہ ہمارے نزدیک اکرم وہ ہے جو اتقی ہو، تو گواہیِ الٰہی سے صاف ثابت ہو لیا کہ صدیق اللہ کے نزدیک تمام اُمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکرم وافضل اور اعظم واجل ہیں۔ وهُوَ المقصُودُ و الحمدُ للّٰهِ ربّ العٰلَمِينَ .

تدلّیِ جبروتِ الٰہی

ہاں کدھر گئے افضلیتِ صدیق میں رخنے ڈالنے والے!
کیا ہوئے اِس منصبِ رفیع کو ہلکی باتوں پر ڈھالنے والے!!
ربِّ جبار قہار سے شرمائیں اور ذرا اَکْرَمَکُم عِندَ اللّٰهِ کے معنی فرمائیں!!!
کیا یہاں سے محض سیاست وخلافت وغیرہما اُمورِ ظاہریہ کی خبر ملتی ہے، یا نسیمِ تحقیق سے اللہ کے نزدیک زیادت عزت، علوِ مرتبت اور بلندی منزلت کی کلی کھلتی ہے!، واللہ الموفق۔

اَلَا تَعَالَ اِلَى الْمُخْتَارِ مِنْ مُّضَرٍ
صَلَّى الْاِلٰهُ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ مُّضَرٍ (۱)

ملک العٰلمین مالک الاوّلین والآخرین بندۂ خالق ومولا سے حلائق حضور پُرنور محمد رسول اللہ اَرواحُنا فِدَاهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ اَحْبَابِهِ ارشاد فرماتے ہیں :

اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ خَيْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ وَ خَيْرُ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِيْنَ اِلَّا الْاَنْبِيَاءَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ .

---

(۱) لوگو! آؤ آؤ اُس مختار کائنات ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ کی طرف جن کا انتخاب اللہ پاک نے بنو مضر سے فرمایا ہے۔ اے اللہ! تو بھی مضر کے اس برگزیدہ اور چنندہ (رسول) پر رحمتیں نازل فرما۔

Marfat.com

–رواه الامام ابو عبد الله الحاكم صاحب الصحيح المستدرك على البخاري و المسلم في الكنٰى و الامام ابن عدى في "الكامل" و الحافظ الخطيب في 'التاريخ' كلّهم عن سيّدنا ابى هريرة رضى الله تعالٰى عنه–

ابوبکر وعمر بہتر ہیں سب اگلوں پچھلوں سے اور بہتر ہیں تمام فرشتوں سے اور بہتر ہیں تمام آدمیوں سے سوا اِنبیا و مرسلین کے۔ علیہم الصلوٰۃ والسلام اجمعین۔(۱)

تجلّی جلالِ مصطفوی

کیوں صاحبو! اگر قربِ اِلٰہ اور کرامتِ جاہ وعلو پایے گاہ میں رُتبہ حضرت مولیٰ ہی کا زائد ہوتا تو یہ اَلفاظ شیخین ہی کی نسبت تو (نہ) فرمائے جاتے!۔ ہم تو جانیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک جس کی قدر زیادہ' وہی سب زمین وآسمان والوں اور اگلوں پچھلوں سے بہتر ہوگا۔ یہ طرفہ تماشا ہے کہ مرتبہ میں وہ بڑے اور جہان بھر میں بہتری ان کو!۔

کیوں منصفو! کیا قربِ اِلٰہی اور کمالِ معرفت میں علووتناہی کوئی ایسی کم قدر چیز ہے جسے ہرگز بنائے اَفضلیت نہ ٹھہرالیں اور اُس کے ہوتے ہوئے جہان بھر میں بہتری وبرتری دوسرے پائیں!۔

کلا واللہ! اصل کام' قربِ خداوندی ہے اور جسے اِس میں زیادتی اُسی کو سب سے بہتری وبلندی ہے، اور اگر- معاذ اللہ- حدیث میں اسی سیاست وخلافت اور ملک داری وملک گیری پر نظر ہے اور اسی میں ابوبکر وعمر کو سب سے بہتر فرمایا گیا، تو ہمیں معلوم نہیں کہ ملائکۂ آسمان نے سلطنت چھوڑ کہیں کی صوبہ داری بھی کی ہو، پھر اُن سے اِس بات میں زیادہ ہونا کیا معنیٰ!۔

(۱) الکامل ابن عدی ۱۸۰/۲ جمع الجوامع سیوطی:۵۰۶/۱ حدیث:۲۳۰ کنز العمال:۵۶۰/۱۱۔

Marfat.com

خلاصہ یہ کہ ہم یہاں ما فیہ التفاضل کو (یعنی جس چیز میں فضیلت دی گئی ہے اس کی بابت) پوچھتے ہیں اور اُس کا مفضل اور مفضل علیہ میں اِشتراک لازم کما لا یخفی.

إِنْ شِئْتَ فَانْهَضْ إِلَى الْفَارُوْقِ تَسْأَلُهُ
فَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ أَلْفَاظِهِ الْغُرَرِ (۱)

امیر المومنین اِمام العادلین غیظ المنافقین حضرت سیّدنا و مولانا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

لَوْ وُزِنَ إِيْمَانُ أَبِيْ بَكْرٍ بِإِيمَانِ أَهْلِ الْأَرْضِ لَرَجَحَ بِهِمْ .

–رواہ اسحٰق بن راھویہ و البیھقیّ فی 'شعب الایمان' بسند صحیح–

اگر ابوبکر کا اِیمان سب آدمیوں کے اِیمان سے تولا جائے، تو بے شک ابو بکر کا اِیمان غالب آئے۔(۲)

بلکہ 'کامل' امام ابن عدی اور 'مسند الفردوس' میں یہ روایت حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مروی حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

لَوْ وُضِعَ إِيْمَانُ أَبِيْ بَكْرٍ عَلَى إِيْمَانِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ لَرَجَحَ بِهَا .

اگر ابوبکر کا اِیمان اِس تمام اُمت کے اِیمان پر رکھا جائے، تو یقیناً ابوبکر کا اِیمان ہی غالب آئے گا۔(۳)

---

(۱) ترجمہ: اگر جی نہ بھرے تو جاؤ عدالت فاروقی رضی اللہ عنہ میں جا کر اِس مسئلے کی بابت پوچھ لو، اُن کے الفاظ گہر بار بھی اِسی حقیقت کو بے غبار کرتے نظر آئیں گے۔ (اور ان کی زبان سے تو ہمیشہ حق ہی نکلتا ہے)۔

(۲) مسند اسحٰق بن راہویہ: ۳/۱۷۲ حدیث: ۱۱۳۴ ...... شعب الایمان: ۱/۴۲ حدیث: ۳۵ ...... الابانۃ الکبریٰ ابن بطہ: ۳/۱۸۳ حدیث: ۱۱۵۵ ...... کنز العمال: ۱۲/۴۹۳ حدیث: ۳۵۶۱۴۔

(۳) الکامل ابن عدی: ۵/۲۶۰ ...... اُصول اعتقاد اہل السنہ والجماعہ لالکائی: ۶/۱۸ حدیث: ۱۹۸۰۔

Marfat.com

یہ حدیث چند طرق سے مروی ہے، اور اِمام عبداللہ بن مبارک نے اپنی کتاب 'الزہد' اور معاذ بن المثنیٰ نے 'مسند مسدد' میں بھی اسے روایت کیا ہے۔ اصل حدیث صحیح ہے اور صحاح[1] میں اُس کا شاہد موجود۔ والحمدللہ رب العالمین۔

صولتِ فاروقی

بعض جلد باز ایسی حدیثیں سن کر یہ تو خیال کرتے نہیں کہ جب حدیث صحیح ہے، تو قبول سے کیا چارہ، اور اعتراض کا کیا یارا!۔ نافہمی کے باعث کہنے لگتے ہیں کہ دیکھو صاحبو! صدیق کا اِیمان سب سے بڑھا دیا تو - معاذ اللہ - اوروں کا اِیمان ناقص ٹھہرا؛ حالاں کہ اُن عاقلوں کو یہ خبر نہیں کہ مرتبۂ کمال تام اور تمامیِ کامل کے بعد اکملیت کے ہزاراں ہزار درجے ہیں جن میں کسی کو - عیاذاً باللہ - ناقص نہیں کہہ سکتے؛ مگر پھر بھی آپس میں تفاوت ہے۔

❊❊❊

(۱) و له شاهد في 'السنن' ايضا عن ابي بكرة مرفوعا انّ رجلا قال: يارسول الله! رايت كأن ميزانا نزل من السماء فوزنت انت و ابو بكر فرجحت انت، ثم وزن ابوبكر عن بقي فرجح. الحديث انتهى المقاصد الحسنة للامام السخاوي.

اقــــول: علاوہ بریں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد ہے کہ ہم نے دیکھا ترازو اُتری۔ میں اور ابوبکر تولے گئے۔ مَیں غالب آیا، پھر ابوبکر کو میری ساری اُمت سے تولا، ابوبکر کا پلہ غالب رہا، پھر عمر کو باقی اُمت سے تولا، عمر راجح ٹھہرا۔ الی آخر الحدیث۔

متعدد ائمہ مثل امام احمد، امام طبرانی، امام ابن عدی، ابن قانع، ابن مندہ اور اِبن مردویہ نے بہت سے صحابہ کرام مثل حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت معاذ بن جبل، حضرت اُسامہ بن شریک، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابو اُمامہ باہلی اور حضرت محاربی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت کیا ہے۔ كما ذكره مولانا اخي المعظم في كتاب التفضيل فليرجع اليه من حاول التفصيل. و الله تعالى اعلم ۔۱۲حسن غفرلہ

Marfat.com

اے برادر بے نہایت در گہیست
آنچہ برتومی رسد بروے مالیست (۱)

دیکھو! ایک وقت وہ تھا کہ افضل الانبیاء والمرسلین بعد النبی ﷺ یعنی سیّدنا ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا :

رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ۝

الٰہی! مجھے دکھادے تو کیوں کر مردے جلاتا ہے؟۔

اِرشاد ہوا : اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ ۝

کیا تجھے یقین نہیں!۔عرض کیا :

بَلٰی ۝ یقین کیوں نہیں!۔

وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ۝ (سورۂ بقرہ:۲/۲۶۰)

لیکن آنکھوں سے دیکھنا اِس لیے چاہتا ہوں کہ میرے دل کو خوب اطمینان ہو جائے۔

تو دیکھو! حسن اِیمانِ ابراہیمی کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان کے بعد تمام عالم کے اِیمان سے اَقویٰ واکمل ہے، اُس کے بعد بھی ایک درجہ اور تھا، جس کی خواستگاری کی گئی۔ اور اُس پر بھی اور مرتبہ وراء الورا کا ہے، جو ہمارے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل۔ اب کیا- معاذ اللہ- کوئی اِیمان خلیل اللّٰہی کو کسی وقت میں ناقص کہہ سکتا ہے!- واستغفر اللہ العظیم-

(۱) یعنی اے میرے بھائی! اس درگاہ کی کوئی اِنتہا نہیں، جس منزل پر بھی پہنچو، وہیں ٹھہر مت جاؤ- (بلکہ آگے بڑھنے کی کوشش میں لگے رہو) کچھ یہی مفہوم اُردو کے شاعر نے یوں باندھا ہے۔

یہ بزم مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کے خود اُٹھالے ہاتھ میں مینا اُسی کا ہے

Marfat.com

هَلُمَّ اَسْرِعْ نُسَائِلُ عِنْدَ حَيْدَرَةٍ
اَنْ لَّا تَقُوْلَ تَحَاكَمْنَا اِلٰى عُمَرٍ (۱)

امیر المومنین امام الواصلین قاتل الخوارج دامغ الروافض قامع المفضّلین
حضرت سیّدنا و مولانا علی اَسد اللہ الغالب کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم فرماتے (۲) ہیں :

(۱) ترجمہ: اَب آؤ جلدی کرو، چلتے ہیں دربار حیدری (باب العلم) میں، اور اِس مسئلے کا حل معلوم کرتے ہیں۔ تاکہ تمھیں یہ کہنے کا چارہ نہ رہے کہ ' ہم نے تو صرف عمر فاروق ہی سے فیصلہ لیا ہے '۔

(۲) **حدیث مرتضوی** : دارقطنی حضرت ابو جحیفہ سے - جو کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی اور امیر المومنین کرم اللہ تعالی وجہہ کے مقرب تھے اور جناب امیر اُنھیں واجب الخیر فرمایا کرتے - روایت کرتے ہیں :

انّه كان يرى انّ عليًّا افضل الامّة فسمع اقواما يخالفونه فحزن حزنا شديدا، فسأله علي بعد ان اخذه بيده و ادخله بيته ما احزنك يا ابا جحيفة! فذكر له الخبر. فقال له: الا اخبرك بخير الامة خيرها ابو بكر ثمّ عمر. قال ابوجحيفه: فاعطيت اللّٰه تعالٰى عهدا ان لا اكتم هذا الحديث بعد ان شافهني به علي ما بقيت .

یعنی اُن کے اِعتقاد میں تھا کہ جناب امیر افضلِ اُمت ہیں، پھر لوگوں کو اپنے زعم کے خلاف کہتے سنا، تو اُنھیں سخت رنج ہوا۔ جناب مرتضوی ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے معرفت خانۂ اسد اللّٰہی میں لے گئے اور غم کی وجہ پوچھی۔ اُنھوں نے کیفیت عرض کی۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تمھیں خبر نہ دوں کہ اُمت میں بہترین کون ہیں؟ - ابوبکر ہیں، پھر عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہما)۔

ابو جحیفہ فرماتے ہیں: پھر میں نے خدا سے عہد کیا کہ جب تک زندہ رہوں گا، اِس حدیث کو نہ چھپاؤں گا بعد اس کے کہ خود جناب امیر نے میرے روبہ رو ایسا ارشاد فرمایا۔

فائدہ: یہاں سے اُن نادانوں کا وہم خوب اچھی طرح دفع ہوگیا جو اِس قسم کے کلمات مرتضویہ کو تواضع پر محمول کرتے ہیں کہ اگر تفضیلِ مرتضوی حق تھی تو اپنے ایک سچے دوست کے سچے عقیدہ کو بدل دینا اور اس اہتمام کے ساتھ الگ لے جا کر - معاذ اللہ - غلط بات تعلیم فرمانا کون سی تواضع ہے! - ۱۲ عبدہ حسن عفا اللہ تعالٰی عنہ

Marfat.com

یرحمك اللّٰه یا ابا بکر کنت اوّل القوم اسلاما و اخلصهم ایمانا و اشدهم یقینا و اخوفهم للّٰه و اکثرهم مناقب و ارفعهم درجة و اقربهم وسیلة و اشبههم رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه واله وسلم هدیا و سمتا و رحمة و فضلا و اشرفهم منزلة و اکرمهم علیه فواللّٰه لن یصاب المسلمون بعد رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه واله وسلم بمثلك ابدا .

–رواه الامام ابو عمر بن عبد البر فی "الاستیعاب" عن امیة بن صفوان رضی اللّٰه تعالی عنه و ابن السمان فی "الموافقة" و المحبّ الطبري فی "الریاض النضرة" فی حدیث طویل جامع لفرائد فوائد تقطع دابر التفضیل–

یعنی اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔آپ کا اِسلام سب سے آگے تھا...... آپ کا اِیمان سب سے زیادہ خالص...... آپ کا یقین سب سے مضبوط...... خوفِ اِلٰہی آپ کو سب سے بڑھ کر...... مناقب آپ کے سب سے اکثر...... درجہ آپ کا سب سے بلند تر...... وسیلہ آپ کا سب سے قریب تر...... اور جیسے آپ چال ڈھال، مہربانی، اور بزرگی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ تھے، ایسا کوئی نہ تھا...... اور آپ کا رُتبہ سب سے شریف تر...... اور آپ کی عزت بارگاہ رسالت میں سب سے بڑھ کر۔سو خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مسلمانوں پر کسی کا اِنتقال وہ مصیبت نہ ہوگا جیسا آپ کا انتقال!!۔

Marfat.com

طرۂ اَسد(۱) اللّٰہی

ہاں! کہاں ہیں تحقیق پسند دل اور اِنصاف پسند آنکھیں! ذرا خوابِ غفلت سے جاگیں اور اِس اِرشاد ہدایت بنیاد حضرت اسد اللّٰہی -کرم اللہ تعالیٰ وجہہ- پر بہ نگاہ اِیمانی غور کریں کہ یہاں جو حضرت مولیٰ علی' صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہما کو سب پر تفضیل دے رہے ہیں، انھیں اُمورِ ظاہری ملک داری اور ملک گیری وغیرہ بالائی باتوں میں کلام فرماتے ہیں یا خلوصِ اِیمان وقوت، شدتِ خوفِ اِلٰہی اور کثرت مشابہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہ روحِ ولایت اور مغزِ معرفت ہے، اور یہ لفظ بھی خیال سے نہ اُتریں کہ 'ابوبکر کی خوبیاں سب سے زیادہ اور درجہ سب سے اُونچا اور مرتبہ سب سے بزرگ اور بارگاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ میں عزت سب سے افزوں'۔

---

(۱) **اِرشادِ علوی** : ابوعمرو بن عبدالبر''اِستیعاب'' میں حکم بن حجل سے اور دارقطنی اپنی ''سنن'' میں راوی سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں :

لَا اَجِدُ اَحَدًا فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ اِلَّا جَلَّدْتُہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ .

(ترجمہ: اگر میں نے کسی کو اس حال میں پالیا کہ وہ مجھ کو ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) پر فضیلت و فوقیت دیتا ہے تو میں یقیناً اُس پر بہتان باندھنے والے کی طرح حدِ نافذ کروں گا)۔

فائدہ : اِمام ذہبی نے اِس حدیث کی تصحیح فرمائی اور اِسی کے قریب اِمام ابوالقاسم طلحہ نے کتاب 'السنۃ' میں جناب علقمہ سے روایت کیا۔

تنبیہ: اب تو پتہ لگانا اُس وہم کاذب کا کہ جناب اسد اللّٰہی حضرات شیخین کو بطورِ اِنکسار اپنے اُوپر تفضیل دیتے تھے!۔ اچھا انکسار ہے کہ مخلوق خدا پر سچی بات میں مفتر، ۱۲ اَکراَسّی (۸۰) کوڑوں کا حکم ہوا، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تفضیل شیخین حضرت مولیٰ کے نزدیک قطعی تھی جب تو اُس کے اِنکار پر حد جاری فرمائی؛ ورنہ حدود تو اَدنیٰ شبہہ سے دفع ہو جاتی ہیں۔ خود مولیٰ علی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی: اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ اور یہیں سے مرفوع ہوا وہ قول جو دربارۂ عدم تضعیف معمر سے منقول ہوا۔ ظاہر ہے کہ کہاں معمر اور کہاں اَسدِ حیدر!۔ ۱۲ منہ حسن۔

Marfat.com

طنطنۂ خیبر کشائی

یہاں بھی بعض حضرات فرمانے لگتے ہیں کہ جب وہ اعلیٰ ہوئے، تو یہ اَدنیٰ ٹھہرے۔ اِس مغالطہ کا پورا حل تو وہی ہے جو 'صولتِ فاروقی' میں گزرا، اور مرتبہ اِجمال میں آ کر اُن حضرات سے اتنا پوچھ لیجیے کہ آخر حضرت مولیٰ کی ولایت و معرفت' حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی معرفت و ولایت سے تو ضرور اَرفع و اَعلیٰ ہے۔ اَب کیا - معاذ اللہ - دونوں شہزادوں کی ولایت اَدنیٰ درجہ میں رکھو گے! یا - عیاذاً باللہ - اُن کو ولی ناقص کہو گے!!۔ خدارا! ایسی تو نہ کہا کرو جو اُلٹی (خود اپنے ہی سر آ) پڑے!۔ واللّٰہُ الهَادِي .

اِسْمَعْ كَلَامَ أُولِی الْعِرْفَانِ وَالْعُلَمَا
فَفِيْهِمُ الْأُسْوَةُ الْحُسْنٰى لِمُعْتَبِرٖ (۱)

علما و اَولیا کے اَقوال درکار ہوں تو اِمام حجۃ الاسلام محمد غزالی علیہ الرحمہ 'اِحیاء العلوم' شریف میں فرماتے ہیں :

'ابو بکر و عمر کی شہرت تو خلافت و سیاست میں ہے اور اُن کی افضلیت معرفت و ولایت میں'۔

اور فرماتے ہیں :

'جس کی جس قدر معرفت زیادہ، اُسی قدر اُس پر تجلی اِلٰہی افزوں۔ اِسی لیے ابو بکر پر خاص تجلی ہو گی اور اَوروں پر عام'۔(۲)

---

(۱) ترجمہ: (اب ذرا لگے ہاتھوں) اَربابِ علم و عرفان کے کلام حق بیان بھی سنتے چلو؛ کیوں کہ ایک صاحبِ اعتبار کے لیے ان کی باتیں بھی کسی عظیم نمونہ (اور روشن دلیل) سے کم نہیں ہوتیں!۔

(۲) احیاء علوم الدین: ۱/۲۳۔

Marfat.com

سیّدی محی الدین ابن عربی قدس سرہ جنھیں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نے 'بحر الحقائق' لقب دیا، 'فتوحات' شریف میں فرماتے ہیں :

'مقامات ولایت میں ابوبکر سے اعلیٰ کوئی نہیں۔ اُن کا مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہے۔ اُن کا مقام نبوت سے نیچے اور صدیقیت سے اوپر ہے۔ اُن کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ میں کوئی نہیں۔ وہ اپنے وقت کے یکتا ہیں اور اُن کے ماسوا سب اُن کے زیرِ حکم'۔

اور فرماتے ہیں :

'غوث ہر دور میں ایک ہی ہوتا ہے اور وہ اپنے وقت کے تمام اولیا کا سردار ہے، اور چاروں خلیفہ اپنے اپنے وقت کے غوث تھے'۔

قطب العالم اِمام شعرانی کتاب 'الیواقیت والجواہر' میں فرماتے ہیں :

'تمام اولیاے محمدین میں سب سے افضل ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین'۔

افندی محمد رومی برکلی 'طریقۂ محمدیہ' میں فرماتے ہیں :

'افضل ولی ابوبکر صدیق ہیں، پھر عمر فاروق، پھر عثمان ذوالنورین، پھر علی مرتضیٰ اور اُن کی خلافت بھی اِسی ترتیب پر ہے'۔(۱)

سیّدی عبدالغنی نابلسی 'حدیقہ ندیہ' میں فرماتے ہیں :

'صدیق اکبر جو تمام اُمتِ محمد ﷺ سے افضل ہیں، تو اُس راز کے سبب افضل ہیں جو اُن کے سینے میں متمکن ہے، جس کے سبب اُنھیں اُس قسم کا قربِ الٰہی ملا کہ قیامت تک کسی صدیق کو نہ ملے گا، پھر اگر بعض اولیا مرتبۂ

(۱) بریقۂ محمودیہ فی شرح طریقۂ محمدیہ: ۳/۲۔

Marfat.com

تکمیل میں اُن سے بڑھ جائیں اور طریقۂ ہدایت و ارشاد اُن سے زیادہ جانیں، تو کچھ ہرج لازم نہیں آتا'۔

اقول: الحمدللہ کہ اس امام اجل ولی اکمل کے اِرشاد نے حق خوب واضح کر دیا اور مخالفین کے سارے شکوک مٹا دیے۔ یہی عقیدہ ہے ہمارا کہ حضرت جناب شیر خدا -کرم اللہ تعالیٰ وجہہ- کو مرتبۂ اِرشاد و تکمیل میں وہ رُجحانِ روشن حاصل کہ صدیق کو ہرگز نہیں۔ اِس لیے سلاسل اَولیا اُس جناب تک منتہی ہوتے ہیں اور وصول اِلی اللہ اُن کے دامن سے وابستہ؛ مگر اس سے صدیق کے قربِ ربانی اور معرفتِ نفسانی میں پیشی وبیشی نہیں ملتی۔ وھوَ المقصودُ والحمدُ للّٰہِ.

امام زرقانی رحمہ اللہ تعالیٰ 'شرح مواہبِ لدنیہ' میں فرماتے ہیں :

ابوبکر 'صدیق اکبر' ہیں اور علی 'صدیق اصغر'۔

اور فرماتے ہیں :

'قطب تمام مقاماتِ ولایت کا جامع و مدار اور اپنے زمانہ میں سب اولیا کا سردار ہوتا ہے اور جمہور اولیا کے نزدیک پہلے قطب نبی ﷺ کے بعد صدیق ہیں، پھر فاروق، پھر عثمان، پھر علی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین'۔

شیخ الوقت سیّدی علی الہجویری -قدس سرہ النوری- جن کی عظمتِ شان اور جلالتِ عرفان دریافت کرنی ہو، تو مولانا جامی کی 'نفحات الانس' دیکھیے، 'کشف المحجوب' شریف میں فرماتے ہیں :

'اگر سچا پکا صوفی درکار ہے، تو صفائے کامل تو صدیق پر نثار ہے کہ وہ تمام اولیا کے اِمام و سردار و پیشوا ہیں۔ اُن کے بعد ہر باب میں عمر تمام جہان کے سیّد و سردار و مقتدا ہیں'۔

Marfat.com

حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں :

'اکابر اولیا کا اِجماع ہے کہ معرفت و ولایت میں صدیق کو کوئی نہیں پہنچتا'۔

مخدوم سیّد اشرف جہاں گیر چشتی سمنانی قدس سرہ فرماتے ہیں :

'اگر پیر ہیں تو محمد رسول اللہ ﷺ اور مرید ہیں تو ابو بکر صدیق ﷛'۔

خدمت مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری وغیرہ اکابر اولیا فرماتے ہیں :

'جب تک جہان ہے، نہ رسول اللہ ﷺ سا پیر ہوگا، نہ صدیق اکبر سا مرید'۔

اور 'شرح آداب المریدین' میں فرماتے ہیں :

'عظمت و جلالِ اِلٰہی جیسا ابو بکر کے دل میں تھا، کسی کے دل میں نہ تھا، عمر و عثمان و علی اور تمام صحابہ کے لیے مقامات عالیہ ہیں؛ مگر جو کچھ اِن سب سے ورا اور مقامات سے برتر و بالا ہے، وہ خاص صدیق اکبر کا حصہ ہے'۔

قاضی القضاۃ مخدوم شیخ شہاب الدین دولت آبادی فرماتے ہیں :

'ابو بکر افضل الاولیا ہیں، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی۔ جو مولیٰ علی کو ابو بکر و عمر سے بہتر بتائے، وہ رافضی ہے'۔

ملک العلما بحر العلوم 'شرح مثنوی مولوی معنوی' میں فرماتے ہیں :

'ابو بکر و عمر ولایت و معرفت میں سب سے افضل ہیں، مولیٰ علی کو ولایت کی رُو سے افضل اُمت کہنا مذہب روافض پر درست ہوسکتا ہے'۔

بالجملہ مصطفیٰ ﷺ کا وہ فرمان، صحابۂ کرام کا یہ اِذعان، خود جناب ولایت مآب کا وہ اِرشاد، علما و اولیا کا یہ اِعتقاد، پھر سنی ہوکر اِن سب کو پس پشت ڈالنا اور دل سے گڑھ کر نئی راہ نکالنا کیوں کر بنا!۔

Marfat.com

یہ دو حرف بطور نمونہ عرض کیے گئے کہ شاید کسی حق طلب کو اِسی قدر کفایت کرے؛ ورنہ تحقیق بالغ اور تنقیح کامل درکار ہو تو تصانیفِ شریفہ حضور پرنور سیّدنا و مولانا و مرشدنا و ماوانا سیّد الواصلین سند الکاملین قبلۂ دینی کعبۂ یقینی حضرت **سیدنا ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب** قادری برکاتی احمدی رسولی مارہروی مسند آرائے سرکار مارہرہ دامت برکاتہم الباطنہ والظاہرہ، اور توالیفِ لطیفۂ حضرت اخی المعظم عالم اعلم نخل نوخیز گلشن تحقیق نفحۂ عطر بیز گلبن تدقیق حضرت **مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب** قادری برکاتی احمدی رسولی بریلوی دام ظلّہ العلی السمی کو مطالعہ کیجیے کہ خدا انصاف دے، تو-اِن شاء اللہ تعالیٰ-آنکھیں کھل جائیں اور غفلت و ناواقفیت کے نشے نعرۂ شیرانہ کے حضور ہرن ہوتے نظر آئیں۔

بیا بیا کہ تجلائے حق نما ایں جاست
بیا بیا سر باطل بہ زیر پا ایں جاست (۱)

اِنْ كَانَ عِنْدَكَ بُرْهَانٌ فَأَبْدِ لَنَا
اَمْ لَا اِمَامَ سِوَى الْاِصْرَارِ وَالْبَطَرِ (۲)

(۱) یعنی آجاؤ، چلے آؤ، یہی وہ جگہ ہے جہاں حق کے اَنوار و تجلیات برستے ہیں۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں باطل کا سر (حق کے) قدموں تلے کچلا پڑا ہے۔

(۲) ترجمہ: اگر (اپنے دعوے کے ثبوت میں) تمہارے پاس کوئی دلیل ہو تو اسے بلا تکلف ہمارے سامنے پیش کرو؛ مگر ہمیں معلوم ہے کہ تمہارے پاس محض اِصرار اور تکبر و شیخی کے کوئی چارۂ کار نہیں۔

Marfat.com

غرش کوسِ حیدری

حضرات سے کوئی اتنا تو پوچھے کہ ہماری دلیلیں آپ کی سمجھ سے وراسہی؛ مگر آپ جو تفضیل حضرات عالیہ شیخین میں طرح طرح کی شاخیں نکالتے اور اِجماعی مسئلہ اہل سنت میں تاویل وتبدیل کے ہاتھوں رنگ رنگ کے رخنے ڈالتے ہیں، آپ کے پاس بھی کوئی حجت ہے یا محض اِیجاد بندہ پر قناعت ہے!۔

زیادہ نہیں دو ہی ایک آیت قطعی الدلالت یا اَحادیث صحیح المتن والسند سے شیخین کا ولایتِ ذاتیہ میں کم ہونا ثابت کر دیجیے، یا سلف وخلف اکابرِ اُمت کا سواد اعظم آپ کی طرف ہو، تو اُنہیں کے اَقوال پیش کیجیے؛ ورنہ کیا ہم پر جبر کیا جاتا ہے کہ ہم تو اپنے دلائل قاہرہ سے درگزریں اور حضرات کے خیالی پلاؤ بکھریں۔

کدھر ہے شرمِ تفضیل کی غیرت!

خدارا! ذرا حمیت وہمت کو کام فرمائیے اور ولایت ومعرفت میں کمیِ شیخین پر دلائل سنائیے۔ آیت ہے تو کیوں نہیں بتاتے، حدیث ہے تو کیوں نہیں دکھاتے، صحابہ سے خبر پہنچی تو سکوت کیوں ہے، اہل بیت نے تصریح فرمائی تو اِدعاے بے ثبوت کیوں ہے؟۔

خود حضرت مولیٰ نے کچھ فرمایا تو دکھاؤ! کس کھو میں چھپایا، جماہیر ائمہ نے کچھ اَقوال دیے تو اُٹھو، رکھنا کس دن کے لیے، اور جب ہر طرف سے پشیمانی تو کس برتے پر تتا پانی؛ مگر اِتنا یاد رہے کہ تحریف وتصرف کے کاوے، تاویل وتکلف کے چھلاوے، زورِ زبان کا جلوہ دکھانا، ناموافق کو موافق بتانا، اہل حق نے تو کاہے کو مانا، جو نص ہو صریح ہو، جو حدیث ہو صحیح ہو، اَقوال ہوں تو جمہور کے، دلائل ہوں تو شعور

Marfat.com

کے، طرق تمسک اور وجوہ تعارک محفوظ رہیں، علوم ثلاثۂ اصلین ومناظرہ ملحوظ رہیں؛ ورنہ تقصیر معاف!۔

ع: مغز ما خوردو حلق خود بہ درید☆، سے کیا حاصل فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ کَیْدَ الْخَائِنِیْنَ. (یعنی اگر تم اپنے دعوے پر دلیل نہ لاسکو اور تم ہرگز کبھی نہیں لا سکتے؛ تو اب تمھیں یقین کر لینا چاہیے کہ اللہ خائنوں کو کبھی راہ یاب نہیں فرماتا)۔

ہیہات ہیہات اِقامتِ دلائل نصیبِ دشمناں، کاش! دوسروں کی تحریر ہی غور سے سنیں سمجھیں تو کیوں ناحق جھگڑیں، بے وجہ بگڑیں، کانوں میں اُلجھیں، اور نہیں تو وہ سوالات ہی دیکھیں جو اہل سنت کی طرف سے مطبوع ہوئے کہ اگر چہ بہ ظاہر سوال ہیں؛ مگر خدا سمجھ دے تو دلائلِ نفیسہ کی ہری بھری ڈالیاں، تحقیق کے بھینے بھینے پھولوں سے مالا مال ہیں۔ کاش! سب مل کر اُنھیں کے جواب پر ہمت فرمائیں کہ تعصب نہ ہو تو۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ۔ بہ نگاہ اوّلین صراط مستقیم پر آجائیں۔

وَ لٰكِنَّ الْهِدَايَةَ لَنْ تَنَالَا ○ بِلَا فَضْلٍ مِنَ الْمَوْلٰى تَعَالٰى (۱)

وحسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل

مَالِیْ اَرَاكَ سَلِیْطًا تَشْتِمُ الْعُلَمَا

اِنَّ الشَّتِیْمَةَ یَا هٰذَا مِنَ الْكُبْرِ (۲)

☆☆☆

(۱) ترجمہ: لیکن جب تک مولا جل مجدہ کا خاص فضل اور اُس کی عنایت شامل حال نہ ہو منزل ہدایت تک کسی کو رسائی نصیب نہیں ہوتی۔

(☆) یعنی (کیا دانش مندی ہے کہ) ایک طرف تو اپنی بے بنیاد باتوں سے ہماری دماغ سوزی کی، اور دوسری طرف بیجا دعوے کر کے اپنے گلے پھاڑے!۔

(۲) ترجمہ: آخر یہ کیا بات! کہ میں تجھے اَربابِ علم وفقہ پر زبانِ طعن دراز کرتا دیکھ رہا ہوں۔ شاید تجھے معلوم نہیں کہ سب وشتم ہمیشہ کبر ونخوت کی کوکھ سے جنم لیا کرتے ہیں۔

Marfat.com

پَرتوِ شانِ شبری

اچھا! نہ سہی، ہم تمہاری خاطر سے یوں ہی مانے لیتے ہیں کہ -خدا نہ کردہ- حضرات کی طرف بھی دلائلِ صریحہ صحیحہ موجود ہیں؛ مگر آخر یہ اَحادیث واَقوال علماو اَولیا جو ہم پیش کرتے ہیں، جن میں ہمارے مذہب کی صاف صریح روشن تصریح ہے، یہ بھی تو اہل سنت کے قدوہ و پیشوا ہیں، پھرنقول بھی اِس بلند پایہ کی کہ اُن مذہب کو مذہب جمہور اَولیا فرمائیں، اوراکابر صوفیہ اِجماعِ اکابر بتائیں۔

اَب اگر ہم غریبوں نے اُن کے پاک مبارک دامنوں سے وابستگی کی، تو کون سا گناہ ہوا، جس پر -خدا کی پناہ- بغض وحسد، غیظ وغضب اور شتم وسب کے طومار بندھے، خانۂ تعصب میں اَلقاب سیۂ خروج ونصب کے بندھنوار بندھے۔

اِتنا تو دیکھا ہوتا کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں وہ اُن ائمہ دین، علماے عاملین اور اولیاے کاملین کے کلمات طیبات میں حرف بہ حرف مصرَّح ہے یا نہیں؟، اگر نہ ہو، تو ہم ملزم اور ہو تو اِتنا دکھادو کہ آج تک ان علما واولیا پر اِس مسئلہ میں کبھی طعن وتشنیع کے لام بندھے، یا -معاذ اللہ- خارجی ناصبی نام رکھے گئے، اور جب ایسا نہیں تو عزیزو! اُن کے پیرو پر کیوں غضب کی نگاہیں ٹوٹ پڑیں!۔

ہائے قحط اِنصاف! اوّل تو تمہاری طرف تصریحات کب ہیں!، اور ہوں بھی تو ایسے مشاہیر ائمہ کہاں!! اور ہوں بھی تو جمہور وشاذ کا فرق کدھر جائے گا۔ اور نہ بھی سہی تو اُن کی وجہِ ترجیح کیا۔ اور ہو بھی تو غایت درجہ مسئلہ اہل سنت میں خلافی ٹھہرے گا، پھر تمہارے ان کلمات خشم وشتم کا کچھ حساب خدا کے یہاں ہے یا نہیں!

Marfat.com

من آں چہ شرط بلاغ ست با تو می گویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال(۱)

واللّٰہُ تعالٰی الھادِیْ ۔

العَبْدُ یُثْنِی عَلَی المَولٰی بِمَحْمِدَۃٍ
اَشْھٰی مِنَ الدَّرِّ بَلْ اَبْھٰی مِنَ الدُّرَرِ (۲)

بوسۂ پائے قنبری

جب ہمارے مہربان مخالف - بحمد اللہ - عاجز آتے اور ہمارے اصل مذہب میں کوئی ذریعۂ طعن نہیں پاتے تو ناچار ہو کر اِفترا و بہتان کی پناہ میں جاتے ہیں کہ فلاں بندۂ خدا تو - معاذ اللہ، معاذ اللہ - حضرت مولیٰ علی - کرم اللہ تعالیٰ وجہہ - کی تنقیص شان کرتا ہے۔ فلاں تو - استغفر اللہ، استغفر اللہ - حضرات شیخین کی تفضِیل مِن جمیع الوجوہ کا دم بھرتا ہے؛ حالاں کہ علمائے اہل سنت کے رسائل وتحریرات میں اِس جہالت کا صاف وصریح ردّ مذکور ہے، بلکہ جو جزو عقائد مہری دستخطی ان حضرات کے بعض اکابر نے حضرت اخی المعظم مولانا مدظلہ الاکرم سے بہ حیلۂ قبول مذہب و اختیار سنّیت منگوایا تھا، اُس میں بھی تفضِیل من کل الوجوہ پر کھلی تشنیع مسطور ہے؛ مگر اِغوائے عوام کے لیے طومار بندیوں سے باز نہیں آتے اور مواخذۂ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے مطلق ہراس نہیں لاتے۔

(۱) یعنی میرا کام پند ونصیحت کے چراغ جلاتے جانا ہے، سو میں وہ کام کر رہا ہوں، اب آپ خواہ اس سے نصیحت کی روشنی حاصل کریں یا ملال کی آگ میں جھلسیں، (یہ آپ کی اپنی مرضی ہے)۔
(۲) ترجمہ: جب ایک بندہ اپنے مالک ومولا کی اپنے خاص آہنگ وترنگ میں حمد وثنا بیان کر رہا ہوتا ہے تو وہ اس کے لیے دودھ سے کہیں زیادہ لذیذ اور موتیوں سے کہیں زیادہ بیش قیمت ہوتا ہے۔

Marfat.com

ہر چند کہا جاتا ہے کہ تعظیم شانِ رفیع اور مکانِ منیع حضرت شیر خدا مشکل کشا -کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ - ہم سنیوں کا عینِ ایمان اور جو مردود اُس جناب گردوں قباب کو-معاذ اللہ- اَدنیٰ نگاہِ تحقیر و تنقیص سے دیکھے، جہنم کا کندہ، اِبلیس کا بندہ، پکا شیطان ہے۔ اِس میں شک نہیں کہ ہم حضرات شیخین کو اُس جناب سے افضل جانتے ہیں؛ مگر یہ خاص ہمارا ہی عقیدہ نہیں، تمام ائمۂ اہلِ سنت ایسا ہی مانتے ہیں۔

اگر تفضیلِ افضل توہینِ مفضول ٹھہرے تو آدمی اپنے اِیمان سے ہاتھ دھو بیٹھے کہ اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام اَنبیاے سابقین سے افضل نہ کہے تو خدا کا غضب نازل ہو، کہے تو تمہارے طور پر توہینِ اَنبیا کا مرتکب ٹھہر کر جہنم اَبدی میں داخل ہو۔ بے چارہ کس بلا میں پڑا، نہ راہے رفتن نہ روے ماندن۔(۱)

اِسی لیے ہمارے ائمہ تصریح فرماتے ہیں کہ فضلِ شیخین، فضلِ ختنین سے زائد ہے، بغیر اِس کے کہ فضلِ ختنین میں-معاذ اللہ-کوئی قصور وفتور راہ پائے۔

لیکن کون سنتا ہے، وہاں وہی تہمت و اِفترا کی دُھن بندھی ہے، توہین توہین کی رٹ لگی ہے؛ لہٰذا فقیر حقیر اُن حضرات کی غرور افگنی اور تکبر شکنی کو حضرت اخی المعظم مولانا رضا مدظلہ کی کتاب تفضیل سے یہ چند سطر بطور نمونہ نقل کرتا ہے اور اِس رسالہ کا 'اَلرَّائِحَةُ الْعَنْبَرِيَّةُ مِنَ الْمِجْمَرَةِ الْحَيْدَرِيَّةِ' نام تاریخی اور 'تزکِ مرتضوی' مشعرِ سالِ عیسوی لقب دھرتا ہے۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ لِدَفْعِ الْحَاسِدِيْنَ وَطَرْدِ الْمُفْسِدِيْنَ

تفضیل کا جویا نہ ہو مولا کی ولا میں ☆ یوں چھوڑ کے گوہر کو نہ تو بہرِ خذف جا
مولیٰ کی اِمامت سے محبت ہے تو غافل ☆ اَربابِ جماعت کی نہ تو چھوڑ کے صف جا☆

☆☆☆

(۱) یعنی نہ تو بھاگنے کے لیے کوئی راستہ ہے اور نہ ہی کوئی سمت۔

(☆) موقع کی مناسبت سے یہ اَشعار صاحبِ کتاب کے مشہور دیوان 'ذوقِ نعت' سے ماخوذ ہیں۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نقل تبصرۂ سابعہ از تبصرات عشرۂ مقدمۂ ثانیۂ رسالہ تفضیل تصنیف منیف حضرت رضا مدظلہ الجلیل

برداشتن داغ حسرت وبار نکبت بردل حاسداں وسر مفسداں گذاشتن(۱)

تبصرۂ سابعہ

قَالَ مُدَّ ظِلُّهُ الْعَالِیْ مُدَی الْاَیَّامِ وَاللَّیَالِیْ:

سُنّیت اُس صراط مستقیم کا نام ہے جس میں لَمْ يَجْعَلْ لَهٗ عِوَجًا(۲) طرفینِ اِفراط وتفریط کی طرف میلان -بحمداللہ- حرام ہے؛ لہٰذا ہم جس طرح اِن تبصرات میں اپنے مخالفِ اوّل یعنی فرقۂ تفضیلیہ کے خیالات باطلہ واَوہام عاطلہ کی بیخ کنی کرتے آئے ہیں، واجب کہ کچھ دیر اِدھر سے باگ پھیر کر دو چار باتیں اُن حضرات سے بھی کر لی جائیں جنھوں نے بعض متاخرینِ ہند کے بعض کلمات زور آزمائی دیکھ کر بداہتِ عقل وشہادت نقل کو بالائے طاق رکھا اور حضرات شیخین یا جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تفضیل مِن جمیع الوجوہ کا دعویٰ کر دیا کہ جس طرح وہ فرقہ ہمارے طریقِ مراد میں سنگِ راہ ہے، اِن لوگوں کی خلش بھی چشم اِنصاف میں خارِ دامانِ نگاہ ہے۔ جب طرفین کے شبہات کا علاج ہو جائے گا، تو ہم -اِن شاء اللہ تعالیٰ- اپنے نزدیک جو معنی تفضیل ہیں، اُن کے چہرۂ تحقیق سے نقاب اُٹھائیں گے کہ مقصودِ اعظم اِن مباحث سے وہی ہے۔ وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ۔

---

(۱) یعنی (اب ہم) حسرت ونکبت کے گراں بار بوجھ سے گلوخلاصی کر کے اُسے حاسدوں کے دل اور فسادیوں کے سر پر رکھ چھوڑتے ہیں۔

(۲) اور اس میں اصلا کوئی کجی نہ رکھی۔ (سورۂ کہف: ۱۸/۱)

Marfat.com

اب ذرا تبصرۂ اُولیٰ کی تقریر پر دوبارہ نظر ڈالیے کہ جس طرح اُس سے یہ اَمر منصۂ وضوح پر جلوہ گر ہو چکا کہ مجرد کسی فضیلت سے اِختصاصِ مناط اَفضلیت و اکرمیت نہیں؛ ورنہ تناقض بیّن لازم آئے کہ صحابہ میں اکثر حضرات فضائل خاصہ سے ممتاز تھے جو اُن کے غیر میں نہ پائے جاتے، اور بہ ہمیں وجہ بعض آحاد صحابہ خلفاے اَربعہ سے افضل قرار پائیں جو کہ خلاف اِجماع ہے۔ اِسی طرح یہ مقدمہ بھی اِنجلاے تام پا چکا کہ ان حضرات میں ایک کو دوسرے سے بہ جمیع وجوہ افضل اور تمام اَفراد محامد میں اعلیٰ و اکمل نہیں کہہ سکتے؛ ورنہ خصائص' خصائص نہ رہیں کَمَا لَا یَخْفٰی۔

فقیر حیران ہے یہ حضرات مفضولیتِ مطلقہ اور اِختصاص بہ خصائص میں منافات نہ مانیں گے یا مولیٰ علی کے مناقب خاصہ ہی سے اِنکار کر جائیں گے۔ خدارا! ذرا آنکھ کھول کر کتبِ حدیث دیکھیں جس قدر خصائص وافرہ[1] حضرت مولیٰ کے مالک و مولیٰ نے اُنھیں عطا فرمائے، دوسرے کو تو ملے بھی نہیں، پھر صریح آفتاب کا اِنکار کیوں کر بن پڑے گا!۔

بحمد اللہ ہمارے آقاے نامدار پر وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ[2] کا ایسا پرتوِ جلیہ ہے کہ اُن کے فضائل علیہ ہمارے نشر و تذکیر کے محتاج نہیں، نہ ہماری قدرت اُس کی وسعت رکھے؛ مگر حبیب کا ذکر حبیب اور رحمتِ اِلٰہی کا نزول قریب؛ لہٰذا شوق دلی

---

(۱) اعلم انّ الفضیلة شیئ والافضلیّة شیئ اٰخر والاوّل ما یقبل فیه الضعاف ما لم یشتد ضعفها بخلاف الثانی و هذه نکتة یجب حفظها فقد غفل عنها کثیر من ابناء الزمان، واللّٰه الهادی. ۱۲منہ

یعنی معلوم ہونا چاہیے کہ فضیلت اور اَفضلیت دو الگ الگ چیزیں ہیں؛ کیوں کہ فضیلت میں ضعیف روایتیں بھی قبول کر لی جاتی ہیں اگر ان میں ضعف بہت شدید درجے کا نہ ہو؛ جب کہ افضلیت میں ایسا نہیں ہوتا۔ یہ نکتہ بطورِ خاص ذہن نشیں رکھنا چاہیے؛ کیوں کہ بہت سے ابناے زمانہ (اور دعوے داران علم) اسے بھولے بیٹھے ہیں۔ اور ہدایت فقط اللہ کی توفیق سے ملتی ہے۔

(۲) اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (سورۃ الشرح. ۹۴/۴)

Marfat.com

جوش زن ہے کہ شیخین کی تفضیل مِن جمیع الوجوہ ماننے والے ذرا سنبھل کر بتائیں کہ وہ کون تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

'لوگ مختلف پیڑوں سے ہیں اور میں وہ ایک درخت سے'۔(۱)

ہاں! وہ علی مرتضٰی ہے، مصطفٰی کی شاخ، آلِ مصطفٰی کی جڑ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمْ وَسَلَّمَ۔

ہاں! وہ کون تھا، جسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا۔ جب وہ ہمارا پیارا محبوب روانہ ہوا، محبتِ مصطفوی ﷺ نے جوش فرمایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھ بلند فرما کر دعا کی :

اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا . (۲)

اِلٰہی! مجھے دُنیا سے نہ اُٹھانا جب تک علی کو نہ دیکھ لوں۔

ہاں! وہ علی ہے محبوبِ خدا و مطلوب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ہاں! وہ کون ہے، جس کی نسبت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد ہے :

'اللہ تعالٰی نے ہر نبی کی ذرّیت اُس کے صلب میں رکھی اور میری ذرّیت اِس کی پشت میں ہے'۔(۳)

---

(۱) عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما۔۱۲ منہ...... جمع الجوامع سیوطی: حدیث:۲۸۳...... میزان الاعتدال:۳۰۶/۲ حدیث: ۳۸۵۰...... کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل علی رضی اللہ عنہ، حدیث:۳۲۹۴۳، جلد۱۱، ص۲۷۹۔ دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

(۲) عن امّ عطیۃ رضی اللہ عنہا۔ سنن ترمذی، کتاب المناقب، مناقب علی رضی اللہ عنہ، دارالفکر بیروت، جلد۵ ص۴۱۲ ...... معجم کبیر طبرانی:۲۴۵/۱۸ حدیث:۲۰۶۷۹...... فضائل الصحابہ احمد بن حنبل:۱۰۰۳/۱۷/۳ ...... تاریخ کبیر بخاری:۲۰/۹ حدیث:۱۴۹...... تہذیب الکمال:۳۳/ ۱۸۶ حدیث:۷۲۷۸۔

(۳) طب عن جابر، خط عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم۔۱۲ منہ مدظلہ رضی اللہ عنہ العمال، کتاب الفضائل ذکر الصحابۃ، حدیث:۳۲۸۸۹، دارالکتب العلمیہ، بیروت، جلد۱۱ ص۵۷۰ رضی اللہ عنہما

ہاں! وہ علی ہے ابو الائمۃ الطاہرین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

ہاں! وہ کون ہے، جسے بشارت دیتے ہیں :

'تو روز قیامت قسیم نار و جنان ہے'۔(۱)

ہاں! وہ علی ہے سیّد الابرار و قاتل الکفار رضی اللہ عنہ۔

ہاں! وہ کون ہے، جسے اُس معراج کے جانے والے، عرش پر قدم رکھنے والے نے حکم دیا :

'میرے (☆) کندھوں پر چڑھ کر سقفِ کعبہ سے بت گرا دے'۔

اور جب وہ بلند اختر چڑھا، اپنے کو ایسے مقام رفیع پر پایا کہ فرمایا :

انَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنِّي لَوْ شِئْتُ لَنِلْتُ اُفُقَ السَّمَاءِ . (۲)

☆☆☆

---

(۱) کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل صحابہ، فضائل علی، حدیث ۳۶۴۷۱، دار الکتب العلمیہ بیروت، جلد ۱۳ ص ۶۶۔

(۲) **يعني رواه الامام احمد في مسنده و النسائيّ في "الخصائص" بطرق عديدة عن سيّدنا علي، وذهل الفاضل الدهلوي في "التحفة" فليحفظ.** ۱۲ منہ مدظلہ العالی۔

مسند بزار: ۱/۴۵۱ حدیث: ۷۶۹...... مسند ابو یعلی موصلی: ۱/۲۸۰ حدیث: ۲۷۶...... مسند امام احمد بن حنبل، مسند علی بن أبی طالب، حدیث ۶۴۴، دار الفکر بیروت، جلد ۱ ص ۱۸۳۔

(☆) قولہ: میرے کندھوں پر چڑھ کر الخ۔۔۔

حضرت مقدام المحققین امام المدققین بقیۃ السلف حجۃ الخلف سیّدنا العلامۃ الفہامۃ خدمت والد ماجد قدس اللہ سرہ العزیز کتاب 'سرور القلوب فی ذکر المحبوب' کے اوّل میں بہ تقریب ذکر گراں باری وحی و رسالت اِرشاد فرماتے ہیں :

'اِسی وجہ سے فتح مکہ کے روز جب مولیٰ علی نے درخواست کی کہ آپ میرے کندھوں پر پاؤں رکھ کر بتوں کو کعبہ کی چھت سے اُتار لیجیے اور تصویریں مٹا دیجیے، منظور نہ فرمایئے کہ خیبر شکنی اور بات ہے اور بارِ نبوت اُٹھانا اور بات! ۔ حضرت علی میں یہ قوت کہاں تھی کہ بارِ گراں نبوت

Marfat.com

مجھے خیال آتا تھا اگر چاہوں تو آسمان کا کنارہ چھولوں۔

ہاں! وہ علی ہے بالا منزلت والا مرتبت کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

ہاں! وہ کون ہے؟ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک میں ساتھ نہ لے گئے۔ عرض کیا :

'حضور! مجھے عورتوں بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں'۔

اِرشاد ہوا :

بقیہ: اپنے کندھے پر اُٹھاتے۔ لہٰذا اُن سے فرمایا کہ تمہیں میرے کندھے پر چڑھ کر بت گراؤ اور تصویریں مٹا دو!'۔

انتهٰی بلفظه الشریف قدّس سرّہ اللطیف.

اب بعض حضرات کا جوشِ تعصب دیدنی ہے۔ جب سے کتاب مستطاب میں یہ عبارت سنی ہے، بہ زعمِ خود گویا چڑھ بنی ہے۔ اپنے حواشی وحوارئین کو بار بار یہ عبارت سنائی جاتی ہے اور بہ راہ اِغواء و مغالطہ دہی اُن بے چارے جاہلانِ بے خرد سے کہا جاتا ہے ''دیکھیے حضرت! یہ صریح توہین ہے حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی کہ اُن میں بارِ نبوت اُٹھانے کی قوت نہیں بتاتے'۔

اقول: اوّل تو معترض بہادر کو اتنی خبر نہیں کہ جو کچھ حضرت مقدام المحققین نے فرمایا، بالکل ترجمہ ہے حدیث کا، پھر اگر اِعتراض ہے، تو حدیث پر زیادہ لیاقت نہ ہو، تو 'مدارج النبوۃ' دیکھیے :

'علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم وجہہ بعرض رسانید کہ یارسول اللہ ﷺ پائے مبارک را بر کتف من بنہ واِیں اَصنام را فرود آر آں سرور فرمود یا علی! ترا طاقت برداشت بارِ نبوت نیست، تو پائے بر کتف من نہ اِیں کار بکن الخ'۔

(مدارج النبوت؛ وقائع سال ہفتم؛ ذکر فتح مکہ؛ وصل در ذکر شکستن اصنام در کعبہ 2 / 291)

ثانیاً: اگر اِس میں کمی رُتبہ سمجھی گئی، تو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا اِس قدر بھی دلِ نازک پر گراں ہے اور چشم باریک بیں مثل بعض غلاۃ بے دیں ملاحظہ امرِ خفی کی طرف نگران ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ۱۲حسن غفر اللہ تعالیٰ لہ

Marfat.com

'کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ (☆) سے بہ منزلہ ہارون کے ہو وہ موسیٰ سے؛ مگر میرے بعد نبی نہیں'۔(۱)

ہاں! وہ علی ہے برادر احمد وخلیفہ امجد ﷺ۔

ہاں! وہ کون ہے، جو تمام مسلمانوں کا مولیٰ بنا اور تاکید آکید اِرشاد ہوا :

'جس کا مَیں مولیٰ، اُس کا یہ مولیٰ۔ اِلٰہی! دوست رکھ اُسے جو اِسے دوست رکھے اور دُشمن رکھ اُسے جو اِس سے دشمنی کرے'۔(۲)

ہاں! وہ علی ہے امیر المومنین و مولی المسلمین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

(☆) یعنی جس طرح موسیٰ علیہ السلام تیس رات کے وعدے پر حق سبحانہ وتعالیٰ سے کلام کرنے گئے، تو ہارون علیہ السلام سے فرما گئے تھے :

اُخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ ○ (سورۂ اعراف: ۱۴۲/۷)

'میری قوم میں میری نیابت کرنا'۔

یوں ہی ہم بھی جہاد کو تشریف لیے جاتے ہیں اور تمہیں پس ماندوں پر اپنا خلیفہ و نائب چھوڑتے ہیں، تو تمہاری ہماری نسبت اِس وقت بالکل ایسی ہوئی جیسی حضرت موسیٰ و ہارون کی تھی۔ فرق یہ ہے کہ ہارون صرف نائب ہی نہ تھے، بلکہ امام مستقل بھی کہ خود بھی نبوت رکھتے تھے، تم فقط نائب ہو نہ اس قسم کے امام مستقل کہ ہمارے بعد کوئی نبی ہے ہی نہیں جو بہ ذات خود والی ہو۔ یہ ہیں معنی حدیث اور اُس کے سوا جو معنی اَوہام فاسدہ تراشیں، وہ اُن پر مردود ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱) خ م عن سعد بن ابی وقاص، ا ر عن ابی سعید الخدریّ، طب عن أسماء بنت عمیس و ام سلمة حبیش بن جنادة و ابن عمر و ابن عباس و جابر بن سمرة و علیّ و البراء بن عازب و زید بن ارقم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم اجمعین ۔ ۱۲ مدّ ظلّہ العالی...... صحیح البخاری، مغازی غزوہ تبوک، حدیث ۴۴۱۶، دار الکتب العلمیہ بیروت، جلد ۳ ص ۱۴۴۔

(۲) ا عن البراء بن عازب و عن بریدة بن الحصیب. ت س، ضم عن زید بن ارقم. ق عن البراء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم. ۱۲ منہ مدّ ظلّہ العالی
سنن النسائی الکبری، کتاب الخصائص، باب قول النبی من کنت ولیہ فعلی ولیہ، حدیث ۸۴۶۴، دار الکتب العلمیہ بیروت جلد ۵ ص ۱۳۰۔

Marfat.com

ہاں! وہ کون ہے کہ روزِ خیبر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

'کل یہ نشان اُسے دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی، خدا اور رسول اُسے پیارے اور وہ خدا اور رسول کا پیارا'۔(۱)

رات بھر لوگوں میں چرچا رہا، دیکھیے، کسے عطا ہو! صبح اُس فتح نصیب کو بلا کر نشان عطا کیا۔

ہاں! وہ علی ہے حرزِ اسلام وشیرِ ضرغام رضی اللہ عنہ۔

ہاں! وہ کون ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مسجد اقدس میں بہ حالت جنابت گزرنا اپنے لیے جائز رکھا یا اُس کے لیے۔(۲)

ہاں! وہ علی ہے طاہر اطہر طیب اعطر کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

ہاں! وہ کون ہے کہ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کرام میں مواخات کی، وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا روتا آیا کہ مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا :

اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ .

---

(۱) خ م عن سهل بن سعد. طب عن ابن عمر و ابن ابی لیلی و عمران بن حصین. ر عن ابن عبّاس رضی الله تعالٰی عنهم اجمعین. ۱۲منہ
صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، حدیث:۲۹۴۲، دارالکتب العلمیہ بیروت، جلد۲ص ۲۹۴۔

(۲) ت عن ابی سعید. ر عن سعید. س مس عن عمرو بن میمون عن ابن عبّاس فی حدیث طویل. مس ایضا عن الفاروق من قوله رضی الله تعالٰی عنهم اجمعین و الحدیث ممّا تعلق به مفضلة الزمان و لا حجة لهم فیه کما لا یخفی و قد ذکرنا تحقیقه فی محلّه. ۱۲منہ
سنن الترمذی، المناقب عن الرسول، باب مناقب علی، حدیث:۳۷۴۸، دارالکتب العلمیہ بیروت، جلد۵ص ۴۰۸۔

Marfat.com

’تو تو میرا بھائی ہے دُنیا و آخرت میں‘۔(۱)

ہاں! وہ علی ہے آفتاب مکارم ماہ تاب بنی ہاشم ﷺ۔(۲)

ہاں! وہ کون ہے جسے فصل قضا ورفعِ خصومات میں تمام صحابہ پر ترجیح بیّن ہے یہاں تک کہ فاروق جیسا خلیفہ بُلند رتبہ پناہ مانگے اس قضیہ دُشوار سے جس میں وہ حاضر نہ ہو اور بار ہا کہے اگر وہ نہ ہوتا عمر ہلاک ہو جاتا۔(۳)

ہاں! وہ علی ہے صاحبِ رائے ثاقب وفکرِ صائب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

ہاں! آج کس شیر شرزہ سے غضب ناک ہو کر سپر ہاتھ سے گری ہے تو خیبر جیسے قلعہ کا دروازہ اکھیڑ کر سپر بنایا ہے، جس کے زور بازو کا ملأ اعلیٰ میں شور پڑ گیا ہے۔

ہاں! وہ علی ہے اسد حیدر ضیغم غضنفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ہاں! آج میدانِ اُحد میں کس صف شکن شمشیرزن شیر افگن نے تیغِ شرربار کی وہ بجلیاں چمکائی ہیں کہ شمر☆ لشکر ظفر پیکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم میں منادی پکار رہا ہے۔’**لاسیف الا ذوالفقار ولا فتی الاعلی ںِ الکر ار**۔(۴)

❋❋❋

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔۱۲ منہ۔سنن الترمذی، المناقب عن الرسول، باب مناقب علی، حدیث ۳۷۴۱، دار الکتب العلمیہ بیروت، جلد۵ ص ۴۰۱۔

(۲) **نوٹ**: یہاں پر تزک مرتضوی کا دستیاب نسخہ مکمل ہو جاتا ہے؛ لیکن چونکہ یہ مضمون امام اہل سنت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کی کتاب مطلع القمرین سے لیا گیا ہے؛ لہٰذا محب گرامی محمد ثاقب رضا قادری نے اِفادۂ عوام کے لیے تسلسل کلام کو باقی رکھتے ہوئے بقیہ حصہ مذکورہ کتاب سے نقل کرنے کی سعی محمود کی ہے۔ مطلع القمرین گزشتہ سال مفتی محمد ہاشم عطاری کی تحقیق وتخریج وتحشیہ کے ساتھ پاکستان میں پہلی بار شائع ہو چکی تھی، -چریاکوٹی-

(۳) کنزالعمال، کتاب العلم، من قسم الافعال، آداب العلم، حدیث ۲۹۴۹۵ دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۰/ ۱۳۳۔

☆ یعنی ابن هشام بلفظة حدثنی اهل العلم ان ابن ابی نجیح قال نادی مناد یوم احد لاسیف ... الخ ۱۲ منہ

(۴) سیرۃ ابن ہشام، غزوہ احد، غسل السیوف، دار المعرفۃ، بیروت، ۲/ ۷۸۔

Marfat.com

ہاں! وہ علی ہے شیرِ خدا، بازوے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ہاں! وہ کون ہے جسے روزِ قیامت ساقیِ کوثر بنائیں گے اور اس کے ہاتھ سے تشنگانِ اُمت کو سیراب فرمائیں گے۔ ہاں وہ علی ہے ابرِ سخاوت بحرِ کرامت۔ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

ہاں! وہ کون ہے کہ معرکۂ محشر میں صراط کا بندوبست اس کے ہاتھ ہوگا، جب تک وہ پروانۂ اِجازت نہ لکھ دے گزر نہ ملے گا؟ ہاں! وہ علی ہے ہادی کریم وصراط مستقیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(۱)

اے رضاے دل افگار ہماری تو جان زار اس ماہروی گلعذار گلروئی ماہ رخسار کی ہراَداے شیریں پر نثار جو فاطمہ جیسی دلہن کا دولہا بنا، **اَنْتَ مِنِّی وَاَنَا مِنْكَ** کا سہرا بندھا۔(۲)

صدیق وفاروق نے درخواست کی، صغرسن کے عذر سے قبول نہ ہوئی۔(۳)

جب علی نے عرض کیا مرحباً و اهلاً جواب ملا۔(۴)(**ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ**)۔(۵)

❋❋❋

(۱) مک یعنی ابن السماک عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(☆) ترجمہ: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

(۲) سنن النسائی الکبریٰ، کتاب الخصائص، ذکر اختلاف ابی اسحاق، حدیث ۸۴۵۶، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۵/ ۱۲۷۔

(۳) س فی الحلیۃ . . . . عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ۔

(۴) سنن النسائی الکبریٰ، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، ما یقول اذا خطب امرأۃ، حدیث ۱۰۰۸۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/ ۷۳۔

(۵) یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔(سورۂ حدید: ۲۱/۵۷)۔

Marfat.com

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں :

كانت لعلي ثمانية عشر منقبة ما كانت لاحد من هذه الامة. (۱)

علی کے لیے اٹھارہ☆ منقبتیں ایسی تھیں کہ اس اُمت میں دوسرے کے لیے نہ تھیں۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لقد اعطى علي ثلث خصال لان تكو ن لي خصلة منها احب الي من حمر النعم .

علی تین خصلتیں ایسی دیے گئے کہ اگر میرے لیے ان میں سے ایک ہوتی تو سرخ اونٹوں سے زیادہ مجھے پیاری ہوتی۔

اور یہ (سرخ اونٹنی) ایک مثل ہے عرب میں نہایت محبوب چیز کے لیے۔

فسئل و ما هي ؟.

دریافت کیا گیا وہ خصلتیں کیا ہیں؟۔

قال: ' تزويجه ابنته '.

فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی انہیں دینا۔

☆☆☆

(۱) المعجم الاوسط، باب من اسمہ محمود، حدیث ۸۴۳۰۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۶/۱۸۰۔

☆ قولہ: اٹھارہ، اصول میں مبرہن ہو چکا کہ عدد کے لیے مفہوم نہیں اور ایک عدد کا ذکر زیادت کا منافی یا زائد کا نافی نہیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
فضلت على الانبياء بست . (صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع: ۲۶۶۔ حدیث ۵۲۳)
میں انبیا پر چھ بات میں تفضیل دیا گیا ہوں۔ حالانکہ حضور کی وجوہ تفضیل حد احصا سے خارج ہیں ہم نے یہاں بہ تبعیت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اٹھارہ خصائص پر اقتصار کیا اور جو چھوڑ دیا اس سے بدر جہا زائد ہے جو قید تحریر میں آیا۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ۔

Marfat.com

'و سکناه فی المسجد لایحل لي فيه ما یحل له'.

اوران کا مسجد میں رہنا کہ میرے لیےاس میں حلال نہیں جوانہیں حلال ہے۔

' والرأية يوم خيبر'.

اورروز خیبر کا نشان۔(۱)

اے عزیز! صوفیہ کے دل سے پوچھ کہ جو احسانات ان پر اس جناب آسمان قباب کے ہیں، خدا تک وصول بے ان کا دامن پکڑے محال اور راہ سلوک میں قدم رکھنا بے ان کی عنایت و اعانت کے خام خیال۔ تکمیل و ارشاد باطنی کا سہرا اسی نوشاہ بزم عرفان کے سر ٹھہرا۔ غوث، قطب، ابدال، اوتاد اسی سرکار کے محتاج اور طالبانِ وصلِ الٰہی کو اسی بارگاہ کی جبین سائی معراج۔

سلامی جس کے در کا ہر ولی ہے
علی ہے ہاں علی ہے ہاں علی ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ کی نیابتِ عامہ وخلافتِ تامہ حضور سید المرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کو حاصل، عالمِ علوی و سفلی میں ان کا حکم جاری، فرماں روائی کُن کوان کی زبان کی پاس داری، تدبیر وتصرف کی باگیں ان کے ہاتھ میں دی گئیں اور کاروبار عالم کی کنجیاں ان کے قبضہ اِقتدار میں رکھی گئیں، منشور خلافتِ مطلقہ و تفویض تام کا ان کے نام نامی پر پڑھا گیااور سکہ وخطبہ ان کا ملأ ادنی سے عالم بالا تک جاری ہوا۔ دنیاودین میں جو جسے ملتا ہے ان کی بارگاہ عرش اِشتباہ سے ملتا ہے۔ حضور ﷺ اِرشادفرماتے ہیں :

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، فضائل علی ابن ابی طالب، حدیث ۳۶، دار الفکر، بیروت، ۵۰۰/۷۔

Marfat.com

اعطیت مفاتیح الارض . مجھے زمین کی کنجیاں دی گئیں۔(۱)

اور فرماتے ہیں: **اوتیت مفاتیح کل شیئ .** (۲)

مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا ہوئیں۔

علما فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم خزانہ راز ہیں اور انہیں کے توسط سے عالم کے سب کام نفاذ پاتے ہیں، ان کے غیر سے نہ کوئی حکم نافذ ہو نہ ان کے سوا دوسرے سرکار سے کوئی نعمت خلق پر فائض ہو، جو چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے، عالم میں کوئی ان کے اِرادہ ومشیت کا پھیرنے والا نہیں۔

امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی شارحِ صحیح بخاری شریف مواہب لدنیہ و منح محمدیہ میں فرماتے ہیں :

'فھو صلی اللّٰہ علیہ وسلم وان تأخرت طینتہ فقد عرفت قیمتہ فھو خزانۃ السر وموضع نفوذ الأمر فلا ینفذ امر الا منہ ولا ینقل خیر الا عنہ –الی أن قال– ۔

اذا رام امرا لا یکون خلافہ
ولیس لذاک الامر فی الکون صارف (☆)(۳)

(۱) صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب الصلوۃ علی الشھید، حدیث ۱۳۴۴، دار الفکر، بیروت، ص ۳۱۷۔
(۲) المعجم الکبیر، عبداللہ بن عمر، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۲۷۶/۱۲ ۔
(۳) المواھب اللدنیہ، المقصد السابع، الفصل الثالث فی ذکر محبۃ اصحابہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۵۴۵/۲۔

(☆) ترجمہ: تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ آخر میں تشریف لائے، مگر آپ کی قیمت بتلا دی گئی، آپ خزانہ راز ہیں، انہیں کے توسط سے عالم کے تمام کام نفاذ پاتے ہیں، لہٰذا جملہ امور انہیں سے نافذ ہوتے ہیں اور سب بھلائیاں انہیں سے منتقل ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ فرمایا۔ جب آپ کسی کام کا اِرادہ فرماتے ہیں تو اس کے خلاف نہیں ہوتا اور عالم میں کوئی اس کام کو پھیرنے والا نہیں۔

Marfat.com

پھر حضور کی بارگاہ میں یہ کار خطیر منصب جلیل حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو مرحمت ہوا، تمام اقطاب عالم اس جناب کے زیر حکم، مدبرات الامر میں سروروں پر سروری، افسروں پر افسری، جملہ احکام عزل ونصب، عطاومنع، کن ومکن انہیں کی سرکار والا اقتدار سے شرف امضا پاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حاجت مندانِ عالم اپنے مطالب و مقاصد میں ان سے اِستمداد کرتے اور آستانِ فیض نشان پر سر اِرادت دھرتے ہیں؛ یہاں تک کہ عرف مسلمانان میں مولی مشکل کشا اس جناب کا نام ٹھہرا، اور ناد علیا مظهر العجائب کا غلغلہ سمک سے سماک تک پہنچا۔

پھر بہ نیابتِ مرتضوی حضرت محبوب ذی الجلال، قطب الارشاد والابدال، تفسیرِ باطن قرآن، راحتِ روح ایمان، قبلۂ جان و دل، بے لوث آب وگل، سرالسر، نورالنور، سیدالکونین، غوث الثقلین، قطب ربانی، محبوب سبحانی، سیدنا ومولانا محی الدین ابو محمد عبد القادر حسنی حسینی جیلانی - قدسنا اللہ بسرہ الکریم ورحمنا بہ یوم لا ولی ولا حمیم - (☆) وسادہ خسروی ومسندِ حاجت روائی پر جلوہ افروز ہوئے۔

فاضل علی قاری 'نزہۃ الخاطر' اور شطنوفی 'بہجۃ الاسرار' اور امام یافعی اپنی بعض تالیفات اور شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی 'اخبارالاخیار' میں اس جناب ملائک رکاب سے روایت کرتے ہیں کہ حضور فرماتے ہیں :

'من توسل بي في شدة فرجت عنه ومن استغاث بي في حاجة قضيت له ومن صلى بعد المغرب ركعتين يصلي ويسلم على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يخطوا إلى جهة

☆☆☆

(☆) ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان کے کریم راز کے صدقے ہمیں برکت دے اور ہم پر اس دن رحم فرمائے جس دن کوئی حمایتی اور دوست نہیں ہوگا۔ آمین۔

Marfat.com

العراق احدى عشر خطوة يذكر فيها اسمي قضى الله حاجته '. (۱)

یعنی جو کسی سختی میں مجھ سے توسل کرتا ہے وہ سختی اس کی دور ہو جاتی ہے، اور جو کسی حاجت میں مجھ سے فریاد کرتا ہے وہ حاجت اس کی بر آتی ہے، اور جو بعد نماز مغرب دو رکعتیں پڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلے، ہر قدم پر میرا نام لیتا جائے اللہ تعالی اس کی حاجت روا فرمائے۔

❁❁❁

(۱) بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ص ۱۹۷۔

(اخبارالاخیار میں اس کی ذرا سی تفصیل یوں ہے:) فرمود هر گاه از خدا چیزے خواهید بوسیلۂ من خواهید تا خواهش شما باجابت رسد، وفرمود هر که استعانت کند بمن در کربتے کشف کرده شود آن کربت از وهر که منادی کند بنام من در شدتے کشاده شود آن شدت از وهر که وسیله کند بمن بسوئے خدا در حاجتے قضا کرده شود آن حاجت ومراد اورا، فرمود کسے که دو رکعت نماز گزارد وبخواند در هر رکعت بعد ازفاتحه سورۂ اخلاص یازده بار بعد از ان درود بفرستد بر پیغمبر صلی الله علیه وسلم بعد از سلام یازده بار بخواند آن سرور صلی الله علیه وسلم را بعد از ان یازده گام بجانب عراق برود و نام مرا بگیرد وحاجت خود را از درگاه خداوندی بخواهد حق تعالی آن حاجت اورا قضا گرداند بمنه وکرمه ۔ (اخبار الاخیار، شیخ عبدالحق محدث دہلوی: ۱۹)۔

ترجمہ: اور جو کوئی مجھے کسی حاجت میں پکارے تو اس کی وہ حاجت پوری ہو اور جو کوئی میرا وسیلہ بارگاہ خداوندی میں پیش کرے تو اس کی حاجت پوری ہو اور فرماتے ہیں جس کسی نے دو رکعت نماز ادا کی تو وہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے سلام پھیرنے کے بعد گیارہ مرتبہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم پر درود بھیجے اور سرکار صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کرے پھر اس کے بعد گیارہ قدم عراق کی جانب چلے اور (ہر قدم پر) میرا نام لے پھر اپنی حاجت کو ذکر کرے اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے اس کی حاجت کو پورا فرما دے گا۔

Marfat.com

تفضِیل کا جویا نہ ہو مولا کی وِلا میں
یوں چھوڑ کے گوہر کو نہ تو بہر خذف جا

مولیٰ کی اِمامت سے محبت ہے تو غافل
اَربابِ جماعت کی نہ تو چھوڑ کے صف جا

برادر اعلیٰ حضرت
مولانا حسن رضا خان قادری برکاتی بریلوی

مکتبہ اعلیٰ حضرت
داتا دربار مارکیٹ لاہور

Marfat.com